ماہنامہ

انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

مئی 2013ء رجب 1434ھ / ہجرت 1392ہش

قدرت ثانیہ

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

’’میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے...... خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 306-307)

اس شمارہ میں

- وقت دعا ہے انقلاب آسکتا ہے
- خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا
- اطاعت امام کے پر کیف نظارے
- سفر جہلم اور قلعہ روہتاس کی سیر
- خلافت سے وابستگی ہی ہماری اخلاقی وروحانی تربیت کی ضمانت ہے

MTA کے پروگرام احباب کو سنانے کیلئے خصوصی مہم چلانے کی ضرورت

نئی نسل میں اردو زبان کی ترویج کیونکر ممکن ہو؟

دعاؤں کی خصوصی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو نفلی روزہ کی تحریک اور دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے 7؍اکتوبر 2011ء کو فرمایا:۔

’’......اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔‘‘ (روزنامہ الفضل ربوہ 11؍اکتوبر 2011ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مؤرخہ 8 مارچ 2013ء میں احباب جماعت کو درج ذیل دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

☆’’ رَبَّنَا آتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِیْ الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار‘‘ (البقرہ:202)

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

☆’’ رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَاطَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تو نے ڈالا اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا والی ہے پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

☆’’رَبِّ كُلُّ شَيْئٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِي‘‘ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے ہماری مدد فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔

فرمایا: ’’یہ دعا بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔‘‘

’’پاکستان کے احمدیوں کو میں خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے۔‘‘

حضور انور نے 15؍مارچ 2013ء کے خطبہ جمعہ میں آج کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیت الدعا میں لکھی ہوئی یہ دعا پڑھنے کی بھی تحریک فرمائی۔

☆یَا ربّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدائکَ وأَعْدائِي وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدکَ وأَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَاتَذَرْمِنَ الْكَا فِرِيْنَ شَرِيراً.

یعنی اے میرے ربّ! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

نیز فرمایا: پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب آ سکتا ہے۔

(قیادت تربیت انصار اللہ پاکستان)

ماہنامہ انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

ہجرت 1392 ھش رمئی 2013ء رجلد 54رشمارہ 05

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

ادار یہ	4	نماز اور قرآن کریم	16
خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے (درس القرآن)	5	میں دنیا پہ دین کو مقدم کروں گا (نظم)	22
خلفاء راشدین کی سنّت کی پیروی (درس الحدیث)	6	برکات و فیضان خلافت	23
منصبِ خلافت (کلام الامام)	7	سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء	27
وإنک قد أنزلتَ آیاتِ صدقنا (عربی کلام)	8	ربوہ سے جہلم اک مطالعاتی سفر	32
سوچو کہ کیوں خدا تمہیں دیتا مدد نہیں (اردو کلام)	9	مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب	35
وقت دعا ہے انقلاب آسکتا ہے	10	رپورٹ سالانہ مقالہ نویسی	40
اطاعت امام کے پُرکیف نظارے	12	ریفریشر کورس زیر اہتمام قیادت تربیت	42

ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھیں

”ہمارا بھی کام ہے کہ آج اور ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تَر رکھیں اوراس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اسی طرح آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں اوراس میں بھی ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 25رجنوری 2013ء)

نائبین: ○ ریاض محمود باجوہ ○ نوید مبشر شاہد ○ مبشر احمد خالد

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-621463 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com: magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبد المنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200: روپے۔ قیمت فی پرچہ: 20 روپے

اداریہ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت

تجلیات الٰہیہ نے گزشتہ ایک عشرہ میں قدرتِ ثانیہ کی تائید ونصرت میں نئی شان اور نرالے انداز میں کُل عالم کو اپنی فعلی شہادت کے نشانات دکھلائے۔ قبولیت دعا کے نشانات اور انوار و انعامات باری تعالیٰ کی بارش فرشتوں کے لشکر ساتھ ساتھ ہر گام پہ میں ہمیں نظر آئی۔ نظام وصیت میں 2004ء تک 38000 کے قریب سعید روحیں شامل تھیں اور اب اس آسمانی نظام میں سوا لاکھ کے لگ بھگ سعادت منداحباب شامل ہو چکے ہیں۔ دلوں کی اس پاک تبدیلی کے انقلابات مذہبی دنیا کی تاریخ میں شاذ ہی مل سکیں گے۔

اِس خطۂ ارض کے کئی ممالک جیسے تنزانیہ، گھانا، کینیا، یوگنڈا، بورکینا فاسو، نائیجیریا، انڈیا، جاپان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، ہالینڈ، پولینڈ، سکاٹ لینڈ، اٹلی، کینیڈا اور امریکہ کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کامیاب وکامران دورے فرمائے اوران اسفار میں دین حق کی تائید میں کئی نشانات کُل عالم نے مشاہدہ کئے۔ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ اور جلال الٰہی کے ظہور کے نظارے ہم نے Capital Hill، یورپین پارلیمنٹ اور دنیا کے کئی بڑے بڑے ایوانوں میں دیکھے۔ وہ سرکردہ شخصیات جو چند منٹ بھی کسی کا لیکچر سننے کی روادار نہیں ہوتی گھنٹوں مؤدب و مفکر اور پُرسکون حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ یہ تسخیر قلوب کرنا نصرتِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔

گزشتہ سالوں میں نئے ذرائع ابلاغ سے وسیع پیمانے پر سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کی اشاعت ہوئی اور کروڑوں سعید روحوں تک دین حق کا پیغام پہنچایا گیا۔ دنیا کے کئی ممالک میں سیمینارز، نمائش اور بک اسٹالز کے ذریعے دین کی پُرامن تعلیمات پیش کی گئیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے دوسو ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔

ہماری جُملہ کامیابی کا انحصار قدرتِ ثانیہ سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے کیونکہ خلافت احمدیہ کو اس خدا کی تائید ونصرت حاصل ہے جو زمین وآسمان کا زندہ خدا ہے۔ ہمیں اس خوش بختی پر ہمیشہ در مولیٰ پہ جھکے رہنا چاہئے، پیارے آقا کی درود شریف پڑھنے اور دعاؤں کی تحریک پر مستقل لبیک کہنے کی ضرورت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والوں پر فضل ورحمت کے دروازے مزید کھولے جاتے ہیں۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اے اللہ! تیری وحدانیت کو قائم کرنے کیلئے آنے والے تیرے امام کو بھی پہچانا ہے اور پھر تُو نے اے اللہ! اپنے وعدوں کے مطابق ہمیں اس امام الزمان کے بعد خلافت کے ذریعہ سے مضبوط کیا ہے، ہمیں ایک رکھا ہے اور ہمیں تمکنت عطا فرمائی ہے، ہمیں مضبوطی عطا فرمائی ہے۔ ہم یہ دعا کرتے ہیں اور تجھ سے تیرا فضل مانگتے ہوئے، تجھ سے اس بات کے طالب ہیں کہ یہ انعام جو تو نے ہم پر کیا ہے اسے ہمیشہ قائم رکھ۔ اور اے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ تیرے شکر گزار اور عبادت گزار بندے بنے رہیں۔“

(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2004ء از خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 704)

درس القرآن

خداتعالیٰ ہمارے ساتھ ہے

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ○ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ○ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ○ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ (المؤمنون:107 تا 112)

ترجمہ: وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آ گئی اور ہم ایک گمراہ قوم تھے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے۔ پس اگر ہم پھر ایسا کریں تو یقیناً ہم ظلم کرنے والے ہوں گے۔ وہ کہے گا، اسی میں تم واپس لوٹ جاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ یقیناً میرے بندوں میں سے ایک ایسا فریق بھی تھا جو کہا کرتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ پس تم نے اُنہیں تمسخر کا نشانہ بنالیا، یہاں تک کہ اُنہوں نے تمہیں میری یاد سے غافل کر دیا۔ اور تم اُن سے ٹھٹھا کرتے رہے۔ یقیناً آج میں نے ان کو اس کی جو وہ صبر کیا کرتے تھے یہ جزا دی ہے کہ یقیناً وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہم ان ظلموں کا نشانہ اس لئے بن رہے ہیں کہ اس زمانے میں ہم نے خدا تعالیٰ کے فرستادے اور پیارے کو مانا ہے۔ پس یقیناً ہم خدا تعالیٰ کے لئے یہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔ اگر اُس کی خاطر برداشت کر رہے ہیں تو وہ ضرور ہماری دعائیں سنے گا اور سن رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔...... دشمن کے منصوبے تو بڑے شدید تھے اور ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہیں اور ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کیلئے خدا تعالیٰ یہ نظارے دکھا رہا ہے کہ کئی جگہ دشمن کے منصوبوں کے توڑ کر رہا ہے اور صرف پاکستان میں نہیں، دنیا کے مختلف ممالک میں بھی مخالفت ہے لیکن جماعت کی ترقی رُک نہیں رہی۔ ......ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا اثر دنیا کے مقاصد کے حصول کیلئے نہیں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے، محبت اور پیار کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہوگا۔ پس ہمیں کسی طرح بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ مخالفین کے ظلم ہمیں اپنے کام سے ہٹا سکتے ہیں یا ترقی میں روک بن سکتے ہیں۔ ترقی تو ہمیں خدا تعالیٰ دکھا رہا ہے اور نہ صرف ہمیں ترقی کے نظارے دکھا رہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آئندہ آنے والی زندگی میں اپنے پیاروں کے ساتھ جڑنے والوں اور اُن کی مخالفت کرنے والوں کی حالت کا نقشہ کھینچ کر ہمارے لئے تسلی اور سکینت کے سامان بھی فرما دیئے ہیں...... فرمایا: قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ (سورۃ المؤمنون:107) وہ یعنی مخالفین یہ کہیں گے۔

(باقی پشتہ بیک ٹائٹل)

درس الحدیث

خلفائے راشدین کی سنّت کی پیروی کرنا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ...... فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔

(سنن ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع 1/2676)

حضرت عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو۔ کیونکہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے اختلافات دیکھے گا پس تم ان نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنّت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔ دانتوں سے مضبوط گرفت میں کر لینا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''نظامِ خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھانے کیلئے، اُس نظام سے فائدہ اٹھانے کیلئے جس کے دائمی رہنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی تقویٰ پر چلنا بھی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے کے لئے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی شرط کو رکھا ہے۔ ایمان کی مضبوطی تبھی ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں ہو۔ اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کی طرف توجہ تبھی ہوگی جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈالنے کی ہماری کوشش ہوگی۔ ...... ایک حقیقی (مومن) کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف کروائی گئی ہے کہ زندگی کے مقصد کا حصول بغیر تقویٰ کے نہیں ہوسکتا۔ تمہاری عبادتیں کرنے کی تمام کوششیں، تمہارے حقوق العباد ادا کرنے کی تمام کوششیں، تمہارے زمانے کے امام کی بیعت میں آنے کے دعوے، تمہارے خلافت سے وفا کے تعلق کا اعلان اور تمہارا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا دعویٰ اس وقت حقیقی کہلائے گا جب تمہارے دل میں تقویٰ ہوگا۔ پس ایک حقیقی مومن جہاں اپنے غیر صالح اعمال کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی پکڑ اور گرفت سے خوفزدہ رہتا ہے، وہاں اسے یہ امید بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے اس کے آگے میں جھکوں گا، اس سے دعا کروں گا اس کے فضل کو مانگوں گا تو اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت میری اس عاجزی کو جذب کرنے والی بن جائے گی اور یہ دونوں صورتیں جو ہیں یہ اُس وقت ایک مومن کے سامنے رہتی ہیں جب ...... خدا تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک سمجھا جائے گا تو پھر ہمارے قدم بھی اس کی طرف بڑھیں گے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش ہوگی۔ تقویٰ کے حقیقی مفہوم کو سمجھنے کی کوشش ہوگی۔

...... پس اگر اس نصیحت پر ہم عمل کریں گے۔ تو ہماری نمازیں بھی قائم رہیں گی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بھی بنے رہیں گے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی رہے گی۔ نظامِ خلافت سے جڑے رہنے کی برکات کا جو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اس سے بھی فیض پاتے رہیں گے۔'' (خطبہ جمعہ ۲/اپریل 2010ء از خطبات مسرور جلد ہشتم ص 184-185)

کلام الامام

منصبِ خلافت

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔......اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اعلیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

''خوب یاد رکھو کہ تمھاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا۔ وہی دن تمھاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمھارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمھارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہوسکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔ بے شک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی۔ بلکہ دن بدن بڑھے گی۔''

(درس القرآن المجید مطبوعہ 1921ء بحوالہ الفضل ربوہ خلافت نمبر 1979ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعودؑ اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام خلافت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔''

(خطبہ جمعہ 22/ اگست 2003ء، از خطبات مسرور جلد 1، صفحہ 256-257

عربی منظوم کلام

وإنک قد أنزلتَ آیاتِ صدقنا

لکَ الحمدُ یا تُرسی وحِرزی وجوسقی
اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو

بحمدک یُروَی کلُّ مَن کان یستقی
تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہوجاتا ہے

بذکرک یجری کلُّ قلب قد اعتقیٰ
تیرے ذکر کیساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہوجاتا ہے

بحبک یحییٰ کل میّتٍ مُمزّق
اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہوجاتا ہے

وباسمک یُحفَظ کلُّ نفس من الردا
اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے

وفضلُک یُنجی کلَّ مَن کان یُزبَقِ
اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وما الخیر إلا فیک یا خالقَ الوریٰ
اور تمام نیکی تیری طرف سے ہی اے جہان آفرین

وما الکهف إلا أنت یا مُتّکَأَ التّقِی
اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

وتعنو لک الأفلاک خوفا وهیبة
اور تیرے آگے خوفناک ہوکر آسمان جھکے ہوئے ہیں

وتجری دموع الراسیات وتَشبَقِ
اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

ولیس لقلبی یا حفیظی وملجأِی
اور میرے دل کیلیئے اے میرے نگہبان اور پناہ

سواک مُریحٌ عند وقت التأزُّقِ
کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں جب تنگی وارد ہو

یمیل الوری عند الکروب إلی الوری
دکھ کے وقت خلقت خلقت کی طرف توجہ کرتی ہے

وأنت لنا کهفٌ کبیتٍ مُسرَدَقِ
اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

وإنک قد أنزلتَ آیاتِ صدقنا
اور تو نے ہمارے صدق کے نشان اتارے ہیں

فویلٌ لغُمرٍ لا یراها وینهَقِ
پس وہ نادان ہلاک شدہ ہے جو ان نشانوں کو نہیں دیکھتا اور بے معنی شور کرتا ہے

ألم یرَ عِجلًا مات فی الحیّ دامیًا
کیا اس گوسالہ کو اس نے نہیں دیکھا جو اپنے قبیلہ میں خون آلودہ ہوکر مرا

أهذا من الرحمن أو فعل بُندقی؟
کیا یہ خدا کا فعل ہے یا میری بندوق کا کام ہے

أری اللّٰہ آیتہ بتدمیرِ مفسدٍ
خدا نے اپنا نشان ایک مفسد کو ہلاک کرکے دکھلا دیا

وتعرفها عین رأتْ بالتعمّقِ
اور اس نشان کو وہ آنکھ پہچان سکتی ہے جو غور سے دیکھے

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 224)

منظوم کلام

سوچو کہ کیوں خدا تمہیں دیتا مدد نہیں!

میں مفتری ہوں ان کی نگاہ و خیال میں
دنیا کی خیر ہے مری موت و زوال میں
لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرّہ بھی اس کی جناب میں
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افتراء
ہو گا وہ قتل ہے یہی اس جُرم کی سزا
پھر یہ عجیب غفلتِ ربِّ قدیر ہے
دیکھے ہے ایک کو کہ وہ ایسا شریر ہے
ہر روز اپنے دل سے بناتا ہے ایک بات
کہتا ہے یہ خدا نے کہا مجھ کو آج رات
پھر بھی وہ ایسے شوخ کو دیتا نہیں سزا
گویا نہیں ہے یاد جو پہلے سے کہہ چکا
ذِلّت ہیں چاہتے ، یہاں اکرام ہوتا ہے
کیا مفتری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے
اے قوم کے سرآمدہ! اے حامیانِ دیں!
سوچو کہ کیوں خدا تمہیں دیتا مدد نہیں
تم میں نہ رحم ہے ، نہ عدالت ، نہ اتقّا
پس اس سبب سے ساتھ تمہارے نہیں خدا
آخر کوئی تو بات ہے جس سے ہوا وہ یار
بدکار سے تو کوئی بھی کرتا نہیں ہے پیار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 21 تا 24)

وقت دعا ہے انشاء اللہ انقلاب آسکتا ہے

مَیں جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب آسکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 15/مارچ 2013 کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مجلس میں جو 19/اپریل 1904ء کی ہے فرمایا کہ:

''مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔'' زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے؟ اتنے میں میری نظر اُس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے۔ اور وہ دعا یہ ہے۔

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَ مَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَ لَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔''

یعنی ''اے میرے رب! تُو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا۔ اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔''

انکار کرنے والے بہت سارے ہوتے ہیں لیکن بعض انکار کرنے والے شریر ہوتے ہیں جو اپنی شرارتوں میں انتہا کو پہنچے ہوتے ہیں۔ پس یہ دعا اُن کے لئے ہے۔ فرمایا کہ:

''اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے''۔ پھر فرمایا ''ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اُس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح اُن امور کو ظاہر کر رہا ہے۔'' (تذکرہ طبع چہارم، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ 2004ء، صفحہ 427-426)

اور یہ نظارے آج بھی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو دکھا رہا ہے۔ ایک طرف یہ گالیاں ہیں، دوسری طرف ترقیات ہیں۔ بیشک ملک میں شرفاء بھی ہیں، ایسے بھی ہیں جیسا کہ میں نے کہا، جو پوسٹروں کو اپنے گھروں کی دیواروں پر سے اُتارنے والے ہیں۔ لیکن ان میں جو اکثریت ہے اُن میں گونگی شرافت ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ شرافت تو ہے لیکن گونگی شرافت ہے جو بولتی نہیں۔

لیکن ایک پڑھا لکھا طبقہ جو انگریزی اخباروں میں لکھتا ہے، انہوں نے اب اس حد سے بڑھتے ہوئے ظلم کے خلاف

آواز بھی اُٹھانا شروع کر دی ہے۔ بہرحال ملک کو بچانے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ الہامی دعا بھی پڑھنی چاہئے تاکہ شر پسندوں کا خاتمہ ہو۔ ملک کی شریف آبادی اُن شرپسندوں کے شر سے محفوظ رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدی ان شرپسندوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا، ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر صبر اور دعا کے ساتھ زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ مختلف شہروں میں، مختلف علاقوں میں احمدیوں کے خلاف ان شرپسندوں کی منصوبہ بندیاں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن ہمارا خدا خیر الماکرین ہے۔ ان کے منصوبوں کو ان پر الٹانے والا ہے اور اُلٹا رہا ہے۔ وہی ہے جس نے اب تک ہمیں اُن کے خوفناک منصوبوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا خدا کے دامن کو کبھی نہ چھوڑیں۔ پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا، مَیں جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاءاللہ تعالیٰ انقلاب آ سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 15/ مارچ 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 5 تا 11/ اپریل 2013ء)

اگر جماعتی ترقی دیکھنی ہے تو ہر جگہ یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 16/ اپریل 2010ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو۔ اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدے دار کا احترام، تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرے میں بے شک آزاد ہیں اور خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن جماعتی نظام کے تحت ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار بھی فردِ جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے اور اس کے لئے اطاعت لازمی ہے۔ پس اس طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اگر جماعتی ترقی دیکھنی ہے، اگر اپنی (تربیتی) کوششوں کے پھل دیکھنے ہیں؟ اگر اپنے تربیتی معیاروں کو بلند کرنا ہے؟ تو ہر جگہ یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پس تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے زندگی بسر کریں۔ اختلافات کی صورت میں بھی دعا سے کام لیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اگر کسی سے بہت بڑا اختلاف کوئی ایسا ہوا ہے جس سے کسی کی نظر میں جماعت کا نظام متاثر ہو سکتا ہے یا جماعت کے لئے کسی طرح بھی وہ نقصان کا باعث ہے تو میرے علم میں وہ بات لے آئیں لیکن اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔ ہر لیول پر اطاعت ہو گی تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر شکرگزاری کا ذریعہ بنے گی۔"

(خطبہ جمعہ 16/ اپریل 2010ء بحوالہ خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 187)

اطاعت امام کے پُرکیف نظارے

(بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 رمئی 2012ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ:

پانی بیٹھ کر پینا چاہئے

''حضرت فضل الٰہی صاحب ولد محمد بخش صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اماں جان سیر کرتے ہوئے ہمارے گاؤں آئے۔ جب واپس جانے لگے تو حکم کیا کہ پانی پلاؤ۔ (حضرت اماں جان کو پیاس لگی۔ اُن کی بھی اطاعت کا چھوٹا سا واقعہ ہے)۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے گلاس میں پانی ڈال کر دیا اور کہا کہ لے جاؤ۔ میں جلدی سے اُن کے پاس پانی لے گیا اور اماں جان اور حضرت صاحب راستے میں کھڑے تھے۔ اماں جان کو مَیں نے پانی دیا۔ انہوں نے پکڑ کر پینا شروع کیا۔ حضرت صاحب نے صرف اتنا لفظ کہا کہ پانی بیٹھ کر پینا چاہئے۔ اماں جان نے صرف ایک گھونٹ پانی پیا تھا۔ یہ بات سن کر فوراً بیٹھ گئے اور باقی پانی بیٹھ کر پیا۔ ❶

آپ مطب سے دوڑ پڑے اور گول کمرہ تک دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے

حضرت نظام الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ اُس زمانے میں دستور تھا کہ پہلے سب مہمان گول کمرہ میں جمع ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت اقدس فداہ اَبی واُمّی کو اطلاع پہنچائی جاتی کہ حضور تمام خادم حاضر ہیں۔ ایک دن حضرت اقدس پہلے ہی تشریف فرما ہو گئے تو حضرت خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب (نور اللہ مرقدہ) ابھی تشریف نہ لائے تھے۔ اس غلام کو حضور نے فرمایا کہ جاؤ مولوی صاحب کو بلا لاؤ۔ بندہ دوڑتا ہوا مطب میں گیا اور حضرت اقدس کا ارشاد عرض کیا۔ حضرت خلیفہ اوّل (نور اللہ مرقدہ) فرمانے لگے (سوال کیا) کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے ہیں؟ بندے نے کہا: ہاں اور کہا کہ جناب کو یاد فرمایا ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول مطب سے دوڑ پڑے اور گول کمرہ تک دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ مجلس میں حضرت خلیفہ اوّل عموماً سرنگوں رہتے تھے (نیچا سر کئے بیٹھے رہتے تھے) سوائے اس صورت کے کہ حضرت اقدس خود مخاطب فرمائیں ورنہ دیر تک سرنگوں رہتے تھے۔ ❷

حضرت حافظ جمال احمد صاحب فرماتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی طرف سے رات کے گیارہ بارہ بجے کوئی حضرت خلیفہ اول کے گھر دودھ مانگنے آیا۔ مولوی صاحب نے

مجھے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو دودھ نہیں، مگر جس طرح بھی ہو کہیں سے جلد دودھ مہیا کرو، چاہے کتنا ہی خرچ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ حضرت صاحب کا آدمی خالی ہاتھ جائے۔ (وہاں ہو سکتا ہے کوئی مہمان آیا ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کے لئے منگوایا ہو) مَیں دوڑا اور مہمان خانے کے سامنے جو گھر ہیں اُن میں سے ایک کو جگایا۔ اُس نے بھینس سے دودھ نکالنے کی کوشش کی اور خدا نے کیا دودھ نکل آیا (عموماً لوگ شام کو بھینسیں دوہ لیتے ہیں لیکن رات کو پھر دوبارہ دوہا تو دودھ نکل آیا) اور مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ ❸

پاؤں میں کانٹے بھی چبھ گئے

حضرت حافظ جمال احمد صاحب فرماتے ہیں کہ مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ ایک دفعہ بٹالہ کے ایک صاحب (میں اُن کا نام بھول گیا ہوں)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے حضرت خلیفہ اول کو اپنا ایک بیمار دکھانے کے لئے بٹالہ لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب! شام تک تو آپ واپس آجائیں گے۔ مولوی صاحب نے فرمایا جی حضور! آجاؤں گا۔ خدا کی شان بٹالہ پہنچ کر ایسی بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اسی ہی حالت میں شام کو مولوی صاحب قادیان پہنچ گئے۔ گھٹنے گھٹنے پانی چلنا پڑا۔ پاؤں میں کانٹے بھی چبھ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم ہوا تو افسوس کیا اور فرمایا: مولوی صاحب! میرا منشاء یہ تو نہ تھا۔ آپ نے اتنی تکلیف کیوں اُٹھائی۔ ❹

چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے

میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نور اللہ مرقدہ) سے والد صاحب کی بہت عقیدت تھی اور حضور بھی اُن پر خاص نظر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کی والدہ صاحبہ اعوان قوم سے تھیں، اور مولوی صاحب بھی اس قوم سے تھے۔ (مولوی جلال الدین صاحب بھی اعوان قوم سے تھے) اس لئے حضرت مولوی صاحب ان سے محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طرف سے یہ حکم تھا کہ جب قادیان آؤ تو یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھو، اور اُس کے بعد میرے پاس بیٹھو۔ اس کے سوا کسی اور جگہ جانے کی تم کو اجازت نہیں ہے۔ والد صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ میں ایسا ہی کیا کرتا تھا۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ مَیں نے رمضان شریف بھی قادیان میں گزارا۔ ❺

حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ولد چوہدری نصر اللہ خان صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نور اللہ مرقدہ) اُن دنوں علاوہ مطب کے کام کے اس کمرے میں جہاں اب حکیم قطب الدین صاحب کا مطب ہے مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے۔ مجھے اپنے والد صاحب کے ہمراہ آپ کی صحبت کا بھی اُن ایام میں موقع ملتا رہا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض دفعہ اس درس کے دوران میں کوئی آدمی آ کر کہہ دیتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

بعض دفعہ اس درس کے دوران میں کوئی آدمی آ کر کہہ دیتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر تشریف لے آئے ہیں تو یہ سنتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نوراللہ مرقدہ) درس بند کر دیتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے اور چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے اور جوتا پہننے کی کوشش کرتے، اور اس کوشش کے نتیجے میں اکثر آپ کے جوتے کی ایڑیاں دَب جایا کرتی تھیں

والسلام باہر تشریف لے آئے ہیں تو یہ سنتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نور اللہ مرقدہ) درس بند کر دیتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے اور چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے اور جوتا پہننے کی کوشش کرتے، اور اس کوشش کے نتیجے میں اکثر آپ کے جوتے کی ایڑیاں دَب جایا کرتی تھیں۔ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو جب تک حضور آپ کو مخاطب نہ کرتے آپ کبھی نظر اُٹھا کر حضور کے چہرہ مبارک کی طرف نہ دیکھتے۔ ❻

اگر امۃ الحفیظ کی بیعت کی جاتی تو مَیں اُس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی کہ مسیح موعودؑ کی

حضرت صوفی غلام محمد صاحب فرماتے ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد روایت لکھنے والے نے لکھا ہے) کہ سب نے مولوی نور الدین صاحب کی بیعت کر لی اور مولوی صاحب نے فرمایا۔ ''کل مَیں تمہارا بھائی تھا۔ آج مَیں تمہارا باپ بن گیا ہوں۔ تم کو میری اطاعت کرنی ہوگی۔ امۃ الحفیظ سب سے چھوٹی تھی، حضور کی اولاد میں سے، (یعنی حضرت خلیفہ اول امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ امۃ الحفیظ حضور کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی) فرمایا کہ اگر امۃ الحفیظ کی بیعت کی جاتی تو مَیں اُس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی کہ مسیح موعود علیہ السلام کی۔'' ⑦

اللہ تعالیٰ ان تمام (رفقاء) کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور جس طرح ان کی خواہش تھی کہ یہ اگلے جہان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہوں، یہ خواہشات بھی پوری فرمائے۔ ان کی نسلوں کو بھی وفا اور اطاعت کے طریق پر قائم رکھے۔ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں۔ آپ نے اپنے مخلصین کے لئے جو دعائیں کی ہیں، اُن کے بھی ہم وارث بنیں۔ اور آپ کے بعد آپ کے ذریعے سے قائم ہونے والی قدرت ثانیہ کے ساتھ بھی وفا، محبت اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ارشاد مَیں نے پڑھ کر سنایا کہ کامل اطاعت کرنی ہوگی۔ اور خلافت کے ساتھ جُڑ کر اُس جماعت کا حصہ بنیں جس نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے کیونکہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔'' ⑧

1-(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 353 روایات حضرت فضل الٰہی صاحب)

2-(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 106 تتمہ روایات نظام الدین صاحب)
3-(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 385 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحب)
4-(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 386 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحب)
5- (رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 277 حالات مولوی جلال الدین صاحب مرحوم)
6- (رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 249-248 روایات حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب)
6-(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 283 روایات حضرت صوفی غلام محمد صاحب)
8-(خطبہ جمعہ 25 مئی 2012 از الفضل انٹرنیشنل 15/21 جون 2012ء)

ہمارے وظائف، نماز، استغفار، درود شریف

بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کرنے کے بعد سوال کیا کرتے تھے۔ کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرماویں۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر یوں فرمایا کرتے تھے۔ کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں۔ اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں۔ اور قرآن شریف بہت پڑھا کریں۔

نیز آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ استغفار کیا کریں۔ سورۃ فاتحہ پڑھا کریں۔ درود شریف پر مداومت کریں۔ اسی طرح لاحول اور سبحان اللہ پر مواظبت کریں۔ اور فرماتے تھے۔ کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 475)

نمازِ جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھنا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ آپ نماز میں ہمیشہ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ کیا رسول کریم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے؟ حضورؒ نے فرمایا:

اکثر یہی کیا کرتے تھے۔ اور بعض دفعہ دوسرا حصہ بھی تلاوت کیا ہے لیکن اکثر یہی روایت ہے ہم نے تو قادیان میں بچپن سے جب بھی جمعہ سنا ہے چاہے کسی نے پڑھایا ہو یہی دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی سے ہم نے آگے سلسلہ چلایا ہوا ہے۔ ربوہ میں بھی ہر بزرگ نے بھی یہی کیا ہر (بیت) میں یہی پڑھایا جاتا ہے تو ہم بھی اسی کی متابعت کرتے ہیں جو اچھی سنت ہے اس کو ہم جاری رکھتے ہیں۔

(اطفال سے ملاقات الفضل 16 مارچ 2000 ص 4 ریکارڈنگ 26 جنوری 2000ء)

جب سورج سر پہ ہو تو نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

”اس لیے کہ عموماً مشرک یہ کیا کرتے تھے بہت سے مشرکوں کا رواج تھا کہ سورج نکل رہا ہو یا سورج ڈوب رہا ہو یا سر پر ہو اس وقت وہ اپنی عبادت کرتے تھے تو (مومنوں) کو اس شرک سے بچانے کیلئے یہ حکم دیا۔ فرمایا جب سورج ڈوبے یا چڑھے یا سر پر ہو تو مشرکوں کی طرح اس وقت نہ عبادت کیا کرو۔“

(اطفال سے ملاقات الفضل 16 مارچ 2000 ص 6 ریکارڈنگ 26 جنوری 2000ء)

نماز اور قرآن کریم

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ○

اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور خدا کی خالص پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر خدا کی خالص پرستش کرو۔

قیامِ صلوٰۃ کی اہمیت وفضائل کے بارہ میں بعض آیاتِ قرآنیہ مع ترجمہ پیش ہیں۔

اقامت صلوٰۃ کی تاکید

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ (سورۃ البقرۃ:4)

جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

وَأَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکَاۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ ○ أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَکُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاۃِ وَإِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ إِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ ○ (سورۃ البقرۃ:44-46)

اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور خدا کی خالص پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر خدا کی خالص پرستش کرو۔ کیا تم (دوسرے) لوگوں کو (تو) نیکی (کرنے) کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب (یعنی تورات) پڑھتے ہو۔ پھر (بھی) کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ سے) مدد مانگو اور بیشک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا (دوسروں کے لئے) یہ (امر) مشکل ہے۔

وَأَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ إِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ (سورۃ البقرۃ:111)

اور نماز کو (مطابق شرائط) قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور (یاد رکھو کہ) جو نیکی بھی تم اپنی ذات کے لئے آگے بھیجو گے تم اسے اللہ کے پاس پاؤ گے۔ اللہ تمہارے اعمال کو یقیناً دیکھ رہا ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلَاۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ أَنْ یَّأْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلَالٌ ○ (سورۃ ابراھیم:32)

(اے رسول!) میرے ان بندوں سے جو ایمان لا چکے ہیں کہہ کہ وہ اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی بیع (وشراء) ہوگی اور نہ ہی کوئی گہری دوستی۔ نماز کو عمدگی سے ادا کیا کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدگی میں (بھی) اور ظاہر میں (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا کریں۔

إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَآتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ أَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرۃ: 278)

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اور مناسب حال عمل کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس یقیناً ان کا اجر (محفوظ) ہے اور انہیں نہ (تو) کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ (سورۃ لقمان:18)

اے میرے بیٹے! نماز کو (تمام شرائط سے) قائم رکھ۔ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ اور جو (تنگی ترشی) تجھے پہنچے اس پر صبر سے کام لے یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔

نماز وقت مقرر پر ادا کی جائے

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلوٰةَ إِنَّ الصَّلوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً.
(النساء:104)

اور جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے رہو۔ پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو نماز کو سنوار کر پڑھو نماز مومنوں پر یقیناً ایک موقّت فرض ہے

نماز ریاکاری کیلئے نہیں

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلوٰةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَآؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلاً ۝ (النساء:143)

منافق یقیناً اللہ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اور وہ انہیں ان کے دھوکے کی سزا دے گا۔ اور جب وہ نماز (کی طرف جانے) کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَآؤُونَ ۝ (الماعون:5-7)

اور ان نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے۔ جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ (اور) جو لوگ صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔

نماز کے لئے وضو شرط ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَينِ وَإِن كُنتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مَّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَاءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (سورۃ المائدہ:7)

اے ایماندارو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے مونہہ (بھی) اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ (بھی) دھو لیا کرو۔ اور اپنے سروں کا مسح کیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں (بھی دھو لیا کرو) اور اگر تم جنبی ہو تو نہا لیا کرو۔ اور اگر تم بیمار (ہو) یا سفر (کی حالت) میں ہو (اور تم جنبی ہو) یا تم میں سے کوئی (شخص) جائے ضرور سے آئے اور تم نے عورتوں سے مباشرت بھی کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے، تو پاک مٹی کا

قصد کرو اور اس سے (کچھ مٹی لے کر) اپنے مونہوں اور اپنے ہاتھوں کو ملو۔ اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں کرنا چاہتا، ہاں وہ تمہیں پاک کرنا اور تم پر اپنے احسان کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ تا کہ تم شکر کرو۔

شیطان نماز سے روکتا ہے

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ○

(سورۃ المائدہ:92)

شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ سے عداوت اور کینہ ڈال دے اور اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے اب کیا تم (ان باتوں سے) رُک سکتے ہو۔

نماز صرف اللہ کے خاطر

قُلْ إِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ (سورۃ:الانعام:163)

تُو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي ○ (سورۃ طٰہٰ:15)

مَیں یقیناً اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تُو میری ہی عبادت کر، اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔

اوقاتِ نماز

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ○ (بنی اسرائیل:79)

تو سورج کے ڈھلنے (کے وقت) سے لیکر رات کے خوب تاریک ہو جانے (کے وقت) تک (مختلف گھڑیوں میں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت (قرآن) کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ) صبح کے وقت (قرآن) کا پڑھنا یقیناً (اللہ کے حضور میں ایک) مقبول عمل ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ ○ (سورۃ ھود:115)

اور (اے مخاطب!) تو دن کی دونوں طرفوں نیز رات کے (متعدد اور مختلف) اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کر۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ (تعلیم اللہ کی) یاد رکھنے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

اہل خانہ کو نماز کی تاکید

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى

(سورۃ طٰہٰ:133)

اور تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تُو خود بھی اس (نماز) پر قائم رہ۔ ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے بلکہ ہم تجھے رزق دے رہے ہیں اور انجام تقویٰ ہی کا بہتر ہوتا ہے۔

نماز حبل اللہ ہے

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ○ (سورۃ الحج: 79)

اور اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو، کیونکہ اُسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔ (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو (اختیار کرو کیونکہ) اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی، تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ رہو۔ پس نماز کو قائم کرو، اور زکوۃ دو۔ اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑلو۔ وہ تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

حفاظت نماز کے فضائل

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ○ (سورۃ: الانعام: 93)

اور جو لوگ پیچھے آنے والی (موعود باتوں) پر ایمان لاتے ہیں وہ اس (کتاب یعنی قرآن) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ○ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ○

(سورۃ المعارج: 35-36)

اور وہ لوگ بھی جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ جنتوں میں اعزاز کے ساتھ رکھے جائیں گے۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ○ (سورۃ المومنون: 2-3)

(کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ (مومن) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ○ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ○ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

(سورۃ المومنون: 10-12)

اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ اصل وارث ہیں۔ جو فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔

قیامِ صلوٰۃ رحمت الٰہی کا موجب ہے

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○ (سورۃ النور 56-57)

اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

نماز بُری باتوں سے روکتی ہے

اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ○

(سورۃ العنکبوت: 46)

اس کتاب (یعنی قرآن) میں سے جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اُسے پڑھ (اور لوگوں کو پڑھ کر سنا) اور نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کر۔ یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ

الْمُنْكَرِ. وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ (سورۃ الحج:42)

یہ (یعنی مہاجر مسلمان) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوتیں دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بُری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

ترک نماز شرک کا موجب ہے

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (سورۃ الروم:32)

(پس) تم سب اس (خدا) کی طرف جھکتے ہوئے دینِ فطرت اختیار کرو۔ اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔

نماز اور شوریٰ

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(سورۃ شوریٰ:39)

اور جو اپنے ربّ کی آواز کو قبول کر لیتے ہیں اور نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں اور ان کا طریق یہ ہے کہ اپنے ہر معاملہ کو باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

نماز جمعہ فرض ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۃ الجمعہ 10-11)

اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے (یعنی نماز جمعہ کے لئے) تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو۔ اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو، اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔ اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو، اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو، اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو، تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

نمازی نافع الناس ہوتے ہیں

وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝

(سورۃ المعارج:22-24)

اور جب اس کو کوئی فائدہ پہنچے تو بخل کرنے لگ جاتا ہے (اور نہیں چاہتا کہ کوئی اس کا شریک ہو)۔ سوائے نماز پڑھنے والوں کے جو اپنی نمازوں پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔

تہجد اور قیام اللیل

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

(بنی اسرائیل:80)

اور رات کو بھی تو اس (قرآن) کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر، جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے (اس طرح پر) بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

عَلَيۡكُمۡ فَاقۡرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡآنِ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرۡضَىٰ وَآخَرُونَ يَضۡرِبُونَ فِي الۡأَرۡضِ يَبۡتَغُونَ مِن فَضۡلِ اللّٰهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاقۡرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنۡهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضاً حَسَناً وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡراً وَأَعۡظَمَ أَجۡراً وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

(سورۃ المزمل:21)

تیرا ربّ جانتا ہے کہ تُو دو تہائی رات سے کچھ کم نماز کے لئے کھڑا رہتا ہے اور کبھی کبھی نصف کے برابر اور کبھی ایک تہائی کے برابر۔ اور اسی طرح کچھ تیرے ساتھی بھی۔ اور اللہ رات اور دن کو چھوٹا بڑا کرتا رہتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ تم پوری طرح نماز کے وقت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ پس اس نے تم پر رحم کیا ہے پس چاہیے کہ قرآن میں سے جتنا میسر ہو تم رات کے وقت پڑھ لیا کرو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار بھی ہوں گے۔ اور کچھ تجارت کی غرض سے سفر پر بھی نکلیں گے اور کچھ لوگ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے بھی نکلیں گے۔ پس (ہم بغیر حد بندی کے کہتے ہیں کہ) قرآن میں سے جتنا میسر آئے پڑھ لیا کرو اور نمازیں شرائط کے مطابق ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے۔ تم اس کو اللہ کے پاس اس حالت میں پالو گے کہ وہ بہتر اور اجر میں بڑھ کر ہوگی۔ اور اللہ سے استغفار کرو۔ اللہ بہت معاف کرنے والا (اور) بے حد رحم کرنے والا ہے۔

تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ يَدۡعُونَ رَبَّهُمۡ خَوۡفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقۡنَاهُمۡ يُنفِقُونَ ○

(سورۃ السجدہ:17)

(اور) اُن (مومنوں) کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے) (اور) وہ اپنے ربّ کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔

نماز نہ پڑھنے کا نقصان

مَا سَلَكَكُمۡ فِي سَقَرَ ○ قَالُوا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّينَ ○

(سورۃ المدثر:43-44)

کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی؟ وہ جواب دیں گے، ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

•••••••••••••••

فجر اور عشاء کی نماز

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافقوں پر کوئی نماز صبح اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری نہیں ہے اور اگر لوگ جانتے جو ثواب ان نمازوں میں ہے (اور چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے آتے اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ تکبیر کہے اور ایک شخص کو امام بنادوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں آگ کی چنگاریاں لے کر ان لوگوں کو جلادوں جو ابھی تک نماز کے لئے نہیں نکلے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل العشاء فی الجماعۃ)

میں دنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا

(کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

میں دنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا گروں گا پڑوں گا جیئوں گا مروں گا
اسی عہد پر اپنے قائم رہوں گا مگر قول دے کر نہ ہرگز پھروں گا
میں دنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا

ملمّع ہے احوالِ دنیائے فانی خوشی اس کی کوئی نہیں جاودانی
محبت زبانی ۔ عداوت نہانی مکدّر ہے ہر عیش اور زندگانی
میں دنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا

برائی ، نفاق اور جھوٹی ستائش دلوں میں جلن اور سینوں میں کاوش
غلاظت نجاست کی زریں نمائش جہنم ہے دنیا کی یارو رہائش
میں دنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا

اگر دین کو اپنے کر لوں میں قائم نہ گزرے گی یہ عمر مثلِ بہائم
تو فضلوں کا وارث رہوں گا میں دائم نہ مالک کی خفگی نہ کچھ لومِ لائم
میں دنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا

یہ اہل جہاں ، خاص ہوں یا کہ عامی حکومت کے ، عزت کے سب ہیں سلامی
زن و مال کی کر رہے ہیں غلامی نہیں دینِ بیکس کا کوئی بھی حامی
میں دنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا

(درعدن)

برکات و فیضانِ خلافت

(مکرم ڈاکٹر محبوب احمد فاروقی صاحب لاہور)

’’یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔...... یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے۔ اسی لئے اس پر قائم رکھنے کیلئے میں پہلے دن سے ہی مسلسل تربیتی مضامین پر اپنے خطبات وغیرہ دے رہا ہوں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء بمقام بیت الفتوح، لندن)

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے مومنین سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے‘‘ (سورہ النور:57)

یعنی نظام خلافت کے قیام کے بعد سب پر فرض ہے کہ وہ اپنی نمازیں قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور پھر اسی طرح اللہ کے رسول کی اطاعت کریں۔ گویا جو دین کی تمکنت کیلئے کوشاں رہیں گے وہ دراصل اشاعت دین کرنے والے ہوں گے۔ پس یہ وہی نکتہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی۔ پھر آل عمران کی آیت 133 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے‘‘

پھر سورۃ نور کی آیت 53 میں ارشاد ربانی ہے:

’’اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں‘‘ پھر سورۃ نساء آیت 60 میں فرمایا:

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمران کی بھی اور اگر تم ان سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو۔ یہ بات بہتر انجام کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے۔‘‘

پس اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ان احکامات کے مطابق اطاعت کرنے والے ہوں گے تو بلاشبہ ہم ان میں شامل ہوں گے جن پر رحم کیا جائے گا اور جو کامیاب ہونے والے ہوں گے۔ نیز ہم ان سب برکات و فیوض کے وارث ہوں گے جو خدا تعالیٰ کسی جماعت کو عطا کرتا ہے۔ خلفاء کے مقام و منصب اور ان کے وجود کی برکات کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

’’خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو......خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے

وجودوں میں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد6 صفحہ353)

تمکنت دین

آیت استخلاف کے مطابق خلافت کی پہلی برکت تو تمکنت دین ہے۔یعنی اس نظام کے ذریعہ سے دین کو مضبوطی عطا ہوتی ہے اور اس عظیم برکت کا نزول ہم نے قرون اولیٰ خلافت راشدہ کی صورت میں دیکھا۔وہ دشمنان جو نبی کریمؐ کے بعد دین کو مٹانے کا سوچ رہے تھے وہ سوچتے ہی رہ گئے اور خدا تعالیٰ نے خلافت حقہ کے ذریعہ دین متین کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا اور خلافت کی اطاعت کرنے والوں کو یہ برکت بھی حاصل ہوئی کہ قرآن کریم جمع ہوا اور بہت سے ممالک اور حکومتیں اسلامی مملکت کا حصہ بنیں۔

26 مئی 1908ء کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو مخالفین یہ سمجھ بیٹھے کہ وہ آواز جو کہ قادیان سے اُٹھی تھی اور باہر نہیں جاسکتی تھی۔وہی آواز خلافت کی برکت سے دنیا کے کناروں تک جا پہنچی۔یہ خلافت کی برکت ہی کا نتیجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں کروڑوں سعید روحوں نے احمدیت قبول کر کے حقیقی روحانی زندگی کو اختیار کرنا اپنے لئے باعثِ افتخار سمجھا۔خلافت کی برکت ہی کے نتیجہ میں 70 سے زائد زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم کر کے دنیا کے کونے کونے میں اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو پہنچایا اور ہزاروں بیوت الذکر تعمیر کی گئیں جہاں آج اللہ کی کبریائی کی اصوات بلند کی جاتی ہیں۔سینکڑوں سکول اور ہسپتال بنائے گئے۔جہاں آج تعلیم سے محروم اقوام کے بچے بھی علم کی روشنی سے منور ہو رہے ہیں۔اسی طرح خدمتِ خلق کے جذبے سے بے شمار مریضوں کا احمدیہ ہسپتالوں میں علاج ہوتا ہے اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کی برکت سے لاتعداد مریض صحت یاب ہو رہے ہیں۔

خوف کی حالت کو امن میں بدلنا

قرآن کریم کے وعدہ کے مطابق یہ خلافت کی برکت ہی تھی کہ جس نے بعد وصال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مومنوں کو سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اکٹھا کر دیا اور غم زدہ دلوں پر مرہم رکھا اور وہ نازک حالت کہ جس میں سرکش افراد مکہ پر حملہ کرنے والے تھے،خلافت کی برکت کی وجہ سے ناکام و نامراد ہوئے اور خوف کی حالت امن میں بدل گئی۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے وصال پر قدرتِ الٰہی نے ایک بار پھر یہ نظارہ دکھلایا کہ خوف کی حالت کو قدرت ثانیہ کی برکت سے امن کی حالت میں بدل دیا۔پھر نہ صرف یہ کہ اس وقت بلکہ بعد میں بھی جماعت پر خوف کے حالات آئے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔اور کئی فتنوں کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا۔احرار کا 1934ء کا فتنہ یا 1953ء کے پنجاب کے فسادات، 1974ء میں آنے والا ابتلاء ہو یا 1984ء میں بنائے گئے آرڈیننس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خوفناک حالات، اللہ تعالیٰ نے ان سب فتنِ عظیمہ کو خلافت کی برکت سے امن کی حالت میں بدل دیا۔اور جماعت کو ختم کرنے کے ارادے کرنے والے سبھی اپنے مذموم مقاصد میں ناکام و نامراد رہے۔

وحدت قومی

خلافت کی اطاعت اور اس کی برکت ہی کا نتیجہ ہے کہ

اس پر عمل کرنے والی قوم وحدت حاصل کرسکتی ہے قومی وحدت ایک بہت بڑی برکت ہے جو کسی قوم کو نصیب ہو جائے تو اس قوم سے بڑھ کر کوئی خوش نصیب قوم نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحدت قومی پر زور دیتے ہوئے سورۃ آل عمران میں فرمایا:

''تم اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو۔ اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اس نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کی۔ جس کی وجہ سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔''

قومی وحدت کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

''تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک کیا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو۔

(اخبار بدر قادیان 4/جولائی 1912ء صفحہ 6)

خلافت، محبت واُلفت کا ذریعہ

خلافت کی ایک عظیم الشان برکت آپس میں محبت والفت کا پیدا ہونا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا جبکہ تم تفرقہ وضلالت میں پڑے تھے اور آپ ﷺ کے ذریعہ تمہاری تائید ونصرت کی اور تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور تمہارے لئے دین میں تمکنت بخشی اور تمہیں نبی کریم ﷺ کی ہدایت یافتہ سیرت کا وارث بنایا۔ پس تم ہدایت کی پیروی کرنا اور اطاعت کو لازم پکڑنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے ایک خلیفہ چنا تاکہ اس کے ذریعہ تمہاری آپس کی الفت ومحبت کو قائم رکھے اور تمہارے دین کو غلبہ دے۔ پس تم اس بارہ میں باحسن میری مدد کرو۔

(دائرۃ المعارف القرن الرابع عشر/العشرین جلد 3 صفحہ 760 زیر لفظ خلف، الطبعۃ الثانیہ 1923ء)

امام ڈھال ہے

خلافت کی اطاعت وبرکت کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ خلیفہ ہر مشکل گھڑی میں اپنی قوم کے لئے ایک ڈھال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ

امام ڈھال ہے۔ جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچایا جاتا ہے''۔

(بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام حدیث: 2957)

خلیفہ وقت کی دعائیں برکات کا خزانہ

مومنوں کیلئے اطاعت خلافت کے نتیجہ میں ایک اور عظیم الشان برکت خلیفہ وقت کی دعاؤں کا خزانہ ہے۔ جسے یہ برکت مل جائے اس کی ہر مصیبت اور ہر دکھ کا مداوا ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ درد کو اپنا سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔''

(برکات خلافت، انوار العلوم جلد 2 صفحہ 156)

برکت خلافت اور نصرت الٰہی کا نزول

خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات میں سے ایک برکت نصرت الٰہیہ بھی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

''وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لئے آیا۔ آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے

نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔'' (الفضل قادیان 4؍ستمبر 1937ء صفحہ 8)

برکات خلافت کے بارہ میں حضرت مصلح موعود ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اے دوستو! میری نصیحت آخری یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑ و اور اس کی برکت سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہاں میں بھی اونچا کرے تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔''

(الفضل ربوہ 23؍فروری 1965ء)

ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادیٔ کامل ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعودؑ اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام خلافت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقاء نہیں۔''

(خطبہ جمعہ 22 اگست 2003ء، از خطبات مسرور جلد اول صفحہ 257.256)

پس خلافت اللہ تعالیٰ ہی کا وہ انعام ہے جو جماعت کے دلوں کی تسکین اور طمانیت کے لئے دیا جاتا ہے۔ دین کی اشاعت کا اسے ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ اور اہل ایمان کی شیرازہ بندی کا اسے وسیلہ ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس نعمت کی قدر کرنا اور اسے دیرپا اور دائمی بنانا مومنوں کا فرض ہے۔ خدائی قانون یہی ہے کہ جس نعمت کی قدر کی جائے، اس کا شکریہ ادا کیا جائے اللہ تعالیٰ اسے لمبا کرتا ہے اور اسے وسیع تر بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل یہ ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو نعمت خلافت سے نوازا ہے اور ہمیں اس کی برکات سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کی قدر کریں اور اس کی روحانی برکات سے کامل طور پر مستفید اور متمتع ہوں۔

''مَیں احمدیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مخالفینِ احمدیت کی حرکتوں اور کمینگیوں سے پریشان نہ ہوں۔'' (خطبہ جمعہ 15 مارچ 2013ء)

پابندیٔ نماز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام کو چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍اپریل 2005ء)

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء

1

ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام پروگرام ہر فرد جماعت کو سنانے کے لئے خصوصی مہم چلائی جائے کیونکہ خلافت سے وابستگی ہی ہماری اخلاقی اور روحانی تربیت کی ضمانت ہے"۔

2

"آج کل نئی نسل کی اُردو زبان لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہے جبکہ ہماری جماعت کے لئے اردو زبان پر مکمل عُبور ہونا بے حد ضروری ہے۔......"

(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، ربوہ)

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ○

(الانفال:25)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بُلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

"پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مُدبّر ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا، تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔"

(خطبات محمود جلد 18 صفحہ 377)

ہمارا ہر کام خلافت کے ماتحت ہو یہ کس طرح ہوگا۔ اس کیلئے سب سے پہلے خلیفۂ وقت کے تمام بابرکت الفاظ کو سننے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اس پر عمل کر سکیں۔ اسی حوالہ سے اِمسال مجلس شوریٰ 2013ء کی پہلی تجویز یہ تھی کہ "ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام پروگرام ہر فرد جماعت کو سنانے کے لئے خُصوصی مُہم چلائی جائے کیونکہ خلافت سے وابستگی ہی ہماری اخلاقی اور روحانی تربیت کی ضمانت ہے"۔

اس تجویز سے متعلق سفارشات مجلس ِ شوریٰ 2013ء احباب کی خدمت میں پیش ہیں تا کہ ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں یہ بات رہے کہ ہم نے اِن سفارشات پر کماحقہٗ عمل کرنا ہے۔

☆...... حضور انور کے براہ راست خطبہ جمعہ نیز دیگر ایسے تمام پروگرام دیکھنے کی طرف توجہ دلائی جائے جن میں حضور

انور شامل ہوتے ہیں۔اس سلسلہ میں مسلسل کوشش اور یاد دہانی کی ضرورت ہے۔ تنظیمیں اپنے ممبران کو ایم ٹی اے سے وابستہ کرنے کی خصوصی کوشش کریں۔ بار بار یاد دہانی کے علاوہ اس امر کی نگرانی کی جائے کہ اگر کوئی Live (براہ راست) خطبہ نہ سن سکے تو بعد میں مختلف اوقات میں نشر ہونے والی ریکارڈنگ ضرور سن لے۔خطبہ کے بعد رپورٹ بھی لی جائے اور جو افراد خطبہ اور دیگر پروگرام نہ سن سکے ہوں انہیں توجہ دلائی جائے۔

......ایم ٹی اے کی اہمیت اور برکات میں سب سے اہم خلافت سے مضبوط تعلق ہے، یہ بات احباب جماعت کے سامنے خطبات، دُروس اور تقاریر میں بار بار پیش کی جائے۔ نیز ایم ٹی اے کے فوائد، خطباتِ امام کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے فولڈرز شائع ہوں۔

......والدین اپنے گھروں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کے زیادہ سے زیادہ پروگرام سننے کی طرف توجہ دیں۔والدین کے اپنے عمدہ عملی نمونہ سے ان کے بچے اور آئندہ نسلیں ہمیشہ کے لئے خلافت سے وابستہ ہو جائیں گی والدین کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات میں بیان ہونے والے امور کی بابت گفتگو کرتے رہا کریں۔اسی طرح جماعتیں اور تنظیمیں بھی ایسے پروگرامز بنائیں جن میں حضور انور کے ارشادات کی دہرائی ہوتی رہے نیز آئندہ ان کو سننے اور عمل کرنے کی طرف دلچسپی پیدا ہو۔

......افراد جماعت کے گھروں میں جہاں تک ممکن ہو سکے ڈش لگوانے کی تحریک کرنی چاہیے اور جہاں افراد جماعت ڈش لگوانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہاں جماعتی نظام کے تحت ڈش سنٹر قائم کئے جائیں اور با اثر احباب کے ذریعہ افراد جماعت کو ایم ٹی اے کی سہولت مہیا کی جائے اور کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو جو ایم ٹی اے کی نعمت سے محروم ہو۔ جماعتیں اس بارہ میں جائزہ لیں اور فہرستیں بنائیں نیز مستقل جائزہ بھی لیتے رہیں کہ ڈش یا کیبل ٹھیک کام کر رہی ہے۔ڈش کی سیٹنگ کے لئے ٹیکنیکل Assistance بہت ضروری ہے۔ ہر جماعت میں ایسے ٹرینڈ آدمی ہونے چاہئیں جو کسی بھی خرابی کو فوری طور پر ٹھیک کر سکیں۔ اضلاع کی سطح پر Work Shops کا انعقاد کیا جائے جس میں احباب کو ڈش اور ریسیور کی Settings اور دیگر جدید ذرائع کے استعمال کی ٹریننگ کا اہتمام ہو۔ایم ٹی اے کی فریکونسی اور Direction سے متعلق معلومات جماعتی اخبارات اور رسائل میں بھی وَقْتاً فَوَقْتاً شائع ہوتی رہیں نیز مرکزی طور پر ڈش کی ٹیوننگ اور سیٹنگ سے متعلق معلومات پر مبنی ایک کتابچہ بھی شائع کیا جائے۔

......حضور انور کے پروگرامز کی تفصیل اور ان کے اوقات کو روزنامہ الفضل کے خطبہ ایڈیشن میں شائع کیا جائے ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کے پروگرامز اور ان کے اوقات الفضل اور جماعتی رسائل میں مسلسل شائع ہوتے رہیں نیز دیگر اہم پروگرامز کی اطلاع بھی احباب جماعت کو کر دی جائے۔سرکلر، SMS اور ای میل کے ذریعہ اطلاعات دی جا سکتی ہیں۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ پوری دنیا میں ایک ہی وقت پر براہ راست نشر ہوتا ہے۔اس دوران

احمدی احباب کو اپنے کاروبار اور دیگر مصروفیات چھوڑ کر خطبہ سننا چاہیے۔ نیز اپنے ماحول میں اور زیر رابطہ افراد کو بھی خطبہ سننے کی طرف توجہ دلانی چاہیے۔

○ ...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام پروگرامز کے بارہ میں ایک فولڈر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے شائع کیا جائے۔ جس میں پروگرامز کی تفصیل اور اوقات درج ہوں۔ خطبات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دیگر پروگرامز کے اوقات چارٹس کی صورت میں ہر گھر میں آویزاں کئے جائیں۔

☆ ذیلی تنظیمیں اپنے ممبران کو ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام دیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اہم پروگرام شروع ہونے سے قبل فون یا SMS کے ذریعہ یاددہانی کروائی جاسکتی ہے۔ مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ تینوں ذیلی تنظیمیں، ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پروگراموں سے استفادہ کی طرف خصوصی توجہ دیں

○ ...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطبات www.alislam.org پر دستیاب ہیں۔ آڈیو میں ان کو سنا بھی جاسکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ وڈیو کی صورت میں یہ خطبات اور دیگر اہم پروگرامز youtube پر بھی دستیاب ہیں۔ احباب اپنی سہولت کے مطابق ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

○ ...... ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پروگراموں سے استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید کئی جدید ذرائع بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ ان کے ذریعے دوران سفر یا کسی بھی جگہ ایم ٹی اے دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ ان جدید ذرائع میں آئی فون Iphone، سمارٹ فون Smartphone، ٹیبلیٹس Tablets، آئی پوڈ Ipod، اور آئی پیڈ I pad وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے استعمال کے بارہ میں مضامین شائع ہوں۔ نیز سستے اور بہتر ذرائع کے بارہ میں احباب کی راہنمائی کی جائے۔ اس سلسلہ میں معلوماتی سیمینارز منعقد کئے جائیں۔ جدید ذرائع کے استعمال کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد کتابچہ شائع کرے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سفارشات کی منظوری عنایت کرتے ہوئے فرمایا: **''سفارشات منظور ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور بہتر نتائج پیدا فرمائے۔''**

اِمسال مجلس شوریٰ 2013ء کی دوسری تجویز یہ تھی کہ:

''دیکھنے میں آیا ہے کہ آج کل نئی نسل کی اُردو زبان لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہے جبکہ ہماری جماعت کے لئے اردو زبان پر مکمل عُبور ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تقریباً تمام تر کلام اُردو زبان میں ہے۔ اگر پاکستان میں پلنے والے بچوں ہی کی اُردو کمزور ہو تو دنیا بھر میں دین حق کا پیغام ہم کس طرح پہنچا سکیں گے''۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

’’پس میں آپ کو ایک نصیحت تو یہ کروں گا کہ اردو زبان کو نئی زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہیے کہ ہمیشہ اِسی زبان میں ہی گفتگو کیا کریں۔ جب ہم اُردو میں ہی گفتگو کریں گے تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ ان کو اُردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں۔ اس پر ہم دوسروں سے پوچھیں گے اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہوگی۔ (انوار العلوم جلد 21 صفحہ 223، 224)

پھر فرمایا:

پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنالینا چاہئے اور اسے رواج دینا چاہیے۔ (انوار العلوم جلد 21 صفحہ 224)

اس تجویز سے متعلق فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء جن کا ہمارے ساتھ براہ راست تعلّق ہے وہ احباب کی خدمت میں پیش ہیں تاکہ ہم میں سے ہرایک کے ذِہن میں یہ بات رہے کہ ہم نے اِن فیصلہ جات پر کَماحقُّہٗ عمل کرنا ہے۔

- ...... یہ امر احباب جماعت کے ذِہن نشِین کروانے کی ضرورت ہے کہ اُردو زبان اس زمانے کے امام کی زبان ہے اس پر دَسترَس بہر حال ضروری اور باعِث فخر ہے۔
- ...... اس سلسلہ میں جماعتی عہدیدار اور ذیلی تنظیمیں اپنے مختلف اِجلاسات میں والدین کو توجہ دلائیں کہ وہ اپنے بچوں میں اُردو زبان کو رائج کرنے کی شعوری کوشش کریں جو اس زمانہ کے امام کی زبان ہے۔ جس میں الہام اور وحی نازل ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ملفوظات جو کہ قرآن و احادیث کی ہی تشریح ہیں اور ان تحریرات سے اِستِفادہ کئے بغیر دین کو سمجھنا اور اُس پر عمل پیرا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اُردو زبان کو بچوں میں مستحکم کرنا ایک دینی فریضہ بھی ہے۔
- ...... ذیلی تنظیمیں اپنے اِجلاسات کے ذریعے بچوں میں اُردو کی طرف رَغبت پیدا کرنے کے لئے ان کو ایسی دلچسپ کتب جن کی زبان عمدہ اور سَلِیس ہو، کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں اور اس میں مددگار رہوں۔ اس سلسلہ میں والدین کو تحریک کریں کہ وہ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے بچوں کے لئے تیار کردہ کتب مہیا کریں نیز ان کے ساتھ ساتھ اُردو کی ہلکی پھلکی اور دلچسپی کی حامل کتب بھی مارکیٹ سے لے کر بچوں کو مہیا کریں۔
- ...... ذیلی تنظیمیں والدین کو یہ بھی توجہ دلائیں کہ گھر میں بچوں کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، الفضل یا دیگر جماعتی رَسائل سے اِقتِباسات پڑھ کر سنائے جائیں۔ گھر کا ہر فرد باری باری اِقتِباسات پڑھے اور باقی اہل خانہ سنیں اور حَسْبِ ضرورت زبان کی اِصلاح بھی کرتے رہیں۔ اس سلسلہ میں تنظیمیں اگر اس عمل کو اپنے ماہانہ پروگرام میں باضابطہ شامل کرلیں تو اس میں تسلسُل اور باقاعدگی رہ سکتی ہے جو کہ بہرحال فائدہ مند ہوگی۔
- ...... جماعتی اور تنظیمی اِجلاسات میں یہ پابندی کروائی جائے کہ اُس میں گفتگو اُردو زُبان میں ہو۔
- ...... ہر تنظیم کا اپنا ماہانہ رسالہ ہے۔ تشحیذ الاذھان، خالِد، مصباح، انصاراللہ۔ ان میں اس امر کا اِلتِزام کرنا

چاہیئے کہ اُردو زبان کو سکھانے اس کی ترّوِیج اور ترقی کو پیش نظر رکھ کر ایک کالم بھی مُخْتَص کیا جائے۔ جو صرف اسی غرض اور مقصد کے لئے ہو۔

......ذیلی تنظیمیں، بچوں کو شعر یاد کرنے، صحیح تلفّظ اور وزن کا خیال رکھ کر شعر پڑھنے کی تحریک اور رَغْبت دلائیں اس کے لئے بیت بازی اور تخلیقی تحریرات وغیرہ کے مقابلہ جات کے پروگرام ترتیب دیں۔

......حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جماعت کو تحریک کی تھی کہ صبح کی سیر پر اپنے مشاہدات، تاثرات اور مَناظرِ فِطرَت کو قلمبند کریں اور ایسے مضامین لکھ کر مرکزی تنظیم کو بھجوائیں۔ تنظیمیں اگر یہ پروگرام اپنے لائحہ عمل میں دوبارہ شامل کرلیں تو مفید ہوسکتا ہے۔ یہ اُردو زبان میں خیالات وتاثرات کے اظہار اور بیان کا مَلکَہ پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔

......لجنہ اماء اللہ ماؤں کو خصوصی طور پر توجہ دلاتی رہے کہ بچوں کو ابتدائی طور پر اپنی مادَری زبان یا ٹوٹی پھوٹی انگریزی زبان کی بجائے اردو کے الفاظ سکھائے جائیں۔

......روزنامہ الفضل اردو زبان کی ترویج میں قابل تعریف کردار ادا کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ الفضل کی خریداری کو بڑھایا جائے اور اس سے اِستِفادَہ کی طرف جماعت توجہ کرے۔ اگر ایک خریدار اخبار پڑھ لینے کے بعد دوسرے گھرانے کو مہیا کردے اسی طرح اس کو آگے سے آگے مہیا کیا جاتا رہے تو اِستِفادَہ میں وسعت پیدا ہوگی الفضل بھی زبان کے فَروغ واِشاعت اور ترقی کیلئے ایک مستقل کالم جاری کرے تو یہ بھی زُبان دانی کے شوق میں اضافہ کا موجب ہوگا۔

یہ تجاویز نکتہ آغاز کے طور پر ہیں، یہ کام لمبی مدت تک بدستور جاری رکھنے کا مُتقاضِی ہے اس لئے سال بہ سال اس کا حلقہ وسیع کیا جاتا رہے یہاں تک کہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے ارشاد کے مطابق کہ ”تم اُردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کردو کہ یہ تمہاری مادَری زُبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اُردو دانوں کا سا ہو جائے۔“

(انوار العلوم جلد 21 صفحہ 224)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سفارشات کی منظوری عِنایَت کرتے ہوئے فرمایا:

”یہ سفارشات تو منظور ہیں۔ لیکن پرانی اردو کلاسیں M.T.A پر دکھانے کی بجائے M.T.A پاکستان اس نہج پر اردو زُبان سکھانے کے پروگرام بنائے۔ نئے بچے نئی نسل سامنے آئے گی تو دلچسپی بھی بڑھے گی۔ یہاں میری واقفات نو اور واقفین نو کی کلاس کی وجہ سے کئی بچوں نے اردو لکھنی پڑھنی سیکھ لی ہے۔ اچھے پروگرام ہوں تو غیر محسوس طریق پر دیکھنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ اچھے پروگرام M.T.A پاکستان بنائے“۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان فیصلہ جات پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ سے جہلم

اِک مطالعاتی سفر

(مکرم مظفر احمد درانی صاحب)

سیروا فی الارض کے ارشاد ربانی میں نوع بشر کیلئے کئی حکمتیں اور فوائد پنہاں ہیں۔ کبھی وقت نکال کر حسبِ حالات سیر وسیاحت بھی کرنی چاہئے۔ مجلس عاملہ انصاراللہ مقامی ربوہ کا ہر سال کی طرح امسال کا دو روزہ مطالعاتی سفر 8، 9/مارچ 2013ء کو ربوہ سے جہلم تک تھا جسے مکرم زعیم اعلیٰ ربوہ کی رہنمائی میں ایک کمیٹی نے مشاورت کے بعد طے کیا۔ 8/مارچ کو تمام جانے والے ممبرانِ عاملہ دفتر انصاراللہ مقامی میں جمع ہوئے اور مکرم زعیم صاحب اعلیٰ کی ہدایات اور سفر کی خیر و عافیت کیلئے اجتماعی دعا کے بعد یہ قافلہ منزل کی طرف روانہ ہوا جس میں سولہ احباب شریک سفر تھے۔

قلعہ روہتاس

شاہ تاج شوگر ملز

پروگرام کے مطابق دن 11 بجے ہم شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاء الدین پہنچے تو گنے سے لدی ٹرالیوں کو ایک ترتیب و تنظیم سے ملز کی طرف بڑھتے پایا۔ فیکٹری پہنچنے پر مل انتظامیہ نے ہمارا پر جوش استقبال کیا۔ گنے کے صاف اور ٹھنڈے جوس سے اپنے خلوص ومحبت کی شیرینی کا آغاز کیا۔ جناب مکرم وحید قریشی صاحب ڈائریکٹر ریزیڈینٹ نے فیکٹری کے بارے میں ایک مختصر تعارفی لیکچر دیا اور ماہر گائیڈز کے ساتھ ہمیں مل کی سیر کروائی گئی۔ کھیتوں سے کٹ کر آنے والے گنے کے چین پر گرنے سے لیکر تمام مراحل سے گزارتے اور وضاحت کرتے ہوئے ہمیں صاف شفاف چینی کی پیکنگ، سٹوریج اور لوڈنگ تک دکھایا گیا۔ یہاں انسان نعمتِ خداوندی عقلِ انسانی کی تیار کردہ عملی صورتوں پر حیران رہ جاتا ہے کہ کھیتوں سے کٹ کر آنے والے جیسے تیسے گنے سے کتنی اعلیٰ میعار کی چینی تیار ہو رہی ہے۔ یہ فیکٹری 1965ء میں قائم ہوئی جس کی مشینری اٹلی سے منگوائی گئی تھی۔ آہستہ آہستہ ترقی کی منازل طے کرتے کرتے اب یہ پاکستان کی بڑی شوگر ملوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہاں آٹھ ہزار سے دس ہزار میٹرک ٹن تک گنا روزانہ کرش کیا جاتا ہے۔ یہاں گنے کا بچا ہوا چورا تک ضائع نہیں ہوتا بلکہ اسے ایک تکنیکی عمل سے جلا کر اس سے کارآمد توانائی حاصل کی جاتی ہے۔

فیکٹری کے راؤنڈ سے فارغ ہوئے تو مقامی بیت الذکر میں

نمازِ جمعہ ادا کی۔ بعد ازاں انتظامیہ کی طرف سے دیئے گئے طعام سے محظوظ ہوئے۔ آفیسرز کلب کی جدید عمارت کی ڈیزائننگ وسیٹنگ، لائبریری اور In Door Games کے حسنِ انتظام کے ابھی ہم زیرِ اثر ہی تھے کہ ماحول کی سبزہ زاری اور رنگ برنگے پھولوں کی دلکشی نے ہمیں فوٹوگرافی کی طرف کھینچ لیا۔ چنانچہ انفرادی و اجتماعی طور پر خوب فوٹوگرافی کی گئی۔ ہمارے دورہ کے دوران فیکٹری کی اعلیٰ انتظامیہ استقبال سے روانگی تک لحہ بہ لحہ ہمارے ساتھ رہی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

یہاں سے فراغت کے بعد دریائے جہلم پر بنے ہوئے ہیڈ رسول کو دیکھا کہ کس طرح دریا سے آب رسانی کیلئے نہریں نکالی جاتی ہیں اور دریا کے پانی کو کنٹرول اور تقسیم کیا جاتا ہے افرادِ قافلہ نے یہاں پر من پسند آئس کریم سے من ٹھنڈے کئے اور آگے روانہ ہوگئے۔

منڈی بہاء الدین سے ہیڈ رسول عبور کرتے ہوئے پنڈ دادنخان کی طرف بڑھیں تو جلالپور شریف سے تھوڑا قبل سکندرِ اعظم کی ایک خوبصورت اور دیدہ زیب یادگار تعمیر کی گئی ہے۔ ضروری نقشوں اور بورڈز کے ذریعہ متعلقہ معلومات کو عمارت کے اندر اور باہر نمایاں کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سکندر اعظم نے اپنے سفر کے دوران یہاں بھی پڑاؤ کیا تھا جب وہ پیلا، یونان سے 326BC میں جنگِ Hydaspes کیلئے یہاں آئے تھے۔ یہ مقام بھی بہت خوبصورت ہے۔

چپ بورڈ فیکٹری جہلم

پروگرام کے مطابق ہم خطبہ جمعہ سننے کے لئے بروقت جی ٹی روڈ پر واقع چپ بورڈ فیکٹری جہلم پہنچے جو 1965ء سے وطنِ عزیز کی ترقی میں مدومعاون ہے۔ یہاں پیارے امام کا دعاؤں کی تحریک پر مشتمل خطبہ سنا۔ رات کے قیام وطعام کا نہایت آرام دہ انتظام مقامی جماعت نے بخوشی سرانجام دیا۔ 9 مارچ صبح کے وقت چپ بورڈ فیکٹری کی سیر کی۔ خام لکڑی کے یارڈ سے شروع کیا۔ لکڑی کی کرشنگ سے لے کر چپ بورڈ اور وِن بورڈ کی پالش اور سٹور یج تک کے تمام مراحل کو ملاحظہ کرنے کے بعد پھر خدا کی قدرتوں اور عجائبات کا شکر ادا کیا کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح اپنے بندوں کے ہاتھوں سے ضروریاتِ زندگی کو آسان اور خوبصورت طریق سے مہیا فرمادیا ہے۔

فیکٹری کی سیر کے بعد ہم مقامی گائیڈ اور چپ بورڈ فیکٹری کے ایک افسر کی رہنمائی میں حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب کی قبر پر حاضر ہوئے اور دعا کی۔ آپ کی قبر کے قریب ہی جنوب کی طرف دو اور رفقاء احمد، حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب اور حضرت کرم بی بی صاحبہ کی قبور موجود تھیں، ان پر بھی دعا کی۔ پھر ہمیں سردار ہری سنگھ صاحب کے بنگلہ تک لے جایا گیا جہاں حضرت اقدس امام الزمانؑ نے 1903 کے سفرِ جہلم میں دورانِ قیام فرمایا اور لوگوں کے انبوہِ کثیر نے آپ کی زیارت اور بیعت کی تھی۔ اب اس مکان کی جگہ پر بالکل نیا مکان تعمیر ہو چکا ہے۔

ڈسٹرکٹ کورٹ جہلم

مولوی کرم دین صاحب ساکن بھیں تحصیل چکوال نے حضرت اقدس پر جہلم میں ایک فوجداری نالش کی تھی۔ جس کی وجہ سے عدالت کے طلب کرنے پر حضرت امام الزمان 17 رجنوری 1903ء کو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوئے۔ آپ کا بیان سننے کے بعد مجسٹریٹ نے آپ کو پہلی ہی پیشی پر باعزت بری کر دیا تھا جس کا فیصلہ دو دن بعد 19 رجنوری کو جاری کیا گیا۔ عدالت کی کارروائی کے انتظار میں حضور میدانِ عدالت میں ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ خدام و زائرین اردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہوگئے اور کچھ دریوں پر بیٹھ گئے۔ چنانچہ اس عدالت، کمرہ مجسٹریٹ کو دیکھنے کا موقع ملا۔

بٹالہ تا جہلم کا سفر حضرت اقدسؑ نے بذریعہ ریل گاڑی کیا تھا۔ اس سفر کے دوران سینکڑوں سعید روحوں کو قبولِ حق کی بھی توفیق ملی۔ ہم وہ تاریخی اسٹیشن دیکھنے کیلئے ریلوے اسٹیشن جہلم گئے۔ موجودہ ریلوے اسٹیشن 1928ء کا بنا ہوا ہے جیسا کہ اس کی پیشانی پر بھی لکھا ہوا ہے۔ 1903ء میں جو عمارت ریلوے اسٹیشن تھی وہ اب اسٹیشن کے پارکنگ ایریا کے ساتھ ایک بڑے

سٹور کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

قلعہ روہتاس

قلعہ روہتاس کی سیر بھی ہمارے پروگرام کا حصہ تھی۔ قلعہ روہتاس جی ٹی روڈ پر دینہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ان دنوں قلعہ کے اندر تک ٹریفک جاتی ہے۔ نالہ گھان عبور کرنے کے لئے اب ایک مضبوط پل تعمیر کر دیا گیا ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو اس قلعہ کے احاطہ کو بہت ہی وسیع پایا۔ شیر شاہ سوری کا تعمیر کردہ یہ قلعہ 948ھ بمطابق 1568ء میں مکمل ہوا۔ جو پوٹھوہار اور کوہستان نمک کی سرزمین کے وسط میں تعمیر کیا گیا تھا جس کے ایک طرف نالہ کس، دوسری طرف نالہ گھان اور تیسری طرف گہری کھائیاں اور گھنا جنگل ہے۔

یہ قلعہ چار سو ایکڑ پر محیط ہے۔ قلعہ اندرونی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہے جس کیلئے 1750 فٹ طویل ایک دیوار تعمیر کی گئی تھی جو قلعہ کے دفاعی حصہ کو عام حصہ سے جدا کرتی تھی۔ اس قلعہ میں چالیس ہزار پیادہ اور اسی ہزار سوار فوج مع ساز و سامان قیام کر سکتی تھی۔ قلعہ میں چھیاسی بڑے بڑے برج یا ٹاور تعمیر کئے گئے اور پانی کے حصول کیلئے سیڑھیوں والی تین باؤلیاں بنائی گئی تھیں۔ بعض مقامات سے قلعہ تین منزلہ ہے جبکہ فوج کی نقل و حرکت کے لئے زیر زمین بھی محفوظ ٹھکانے اور گزرگاہیں بنائی گئی ہیں۔ اس قلعہ کو تین لاکھ مزدوروں نے تقریباً ساڑھے چار سال میں مکمل کیا۔ تعمیر کے کام میں تیزی لانے کیلئے پہلے دن سے ہی ہر مزدور کو فی پتھر ایک سرخ اشرفی معاوضہ دیئے جانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان دنوں روہتاس نامی بستی قلعہ کے اندر ہی واقع ہے۔

فوجوں کی نقل و حرکت کے لئے محفوظ رستے اور گزرگاہیں ہیں۔ قلعہ کے بارہ دروازے ہیں جو جنگی اور حفاظتی نکتہ نگاہ سے تیار گئے گئے تھے اور ہر دروازے کا اپنا نام، کام اور وجہ تسمیہ تھی۔ قلعہ روہتاس کا سب سے قابل دید، عالی شان اور ناقابلِ شکست حصہ اس کی فصیل ہے جس کے چاروں طرف حفاظتی نکتہ نگاہ سے محفوظ اور دفاعی پوسٹیں بنائی گئی ہیں۔ قلعہ کے اندر، کابلی دروازہ کے ساتھ ہی 24×63 فٹ کی شاہی مسجد آج بھی موجود ہے لیکن نماز پڑھنے کی کوئی سہولت یا علامت موجود نہیں ہے۔ اس قلعہ کی سب سے بلند عمارت حویلی مان سنگھ ہے جو مغل شہنشاہ اکبر کے وفادار جرنیل راجہ مان سنگھ سے موسوم ہے۔ سطح سمندر سے 2660 فٹ کی بلندی پر تعمیر ہونے والا یہ محل سفید رنگ کا ہے۔

قلعہ روہتاس کے موجودہ بیرونی گیٹ میں داخل ہونے سے قبل بائیں طرف ایک قبرستان ہے جس کے شروع میں حضرت مولوی گلاب دین صاحب یکے از رفقاء تین صد تیرہ کی قبر پر دعا کی توفیق ملی۔

قلعہ روہتاس سے ہماری واپسی کا سفر شروع ہوا۔ پروگرام بہت ہی دلچسپ، آرام دہ اور تفریحی تھا اس لئے سبھی ممبرانِ قافلہ ہشاش بشاش تھے۔ رستہ میں جی ٹی روڈ جہلم کے دونوں پلوں اور دونوں سڑکوں کے درمیان سرائے عالمگیر کے مقام پر برلب دریا واقع Tulip نامی ایک دیدہ زیب ہوٹل میں لنچ کر کے سفر جاری رکھا۔ شب نو بجے بخیر و عافیت واپس ہوئی۔ یہ سفر انتہائی دلچسپ اور معلوماتی رہا جس کا اظہار دورانِ سفر تو شاملین کے چہروں کی بشاشت سے ہوتا رہا اور بعدہٗ ہر ایک کی زبان پر ذکر بھی ہوتا رہا۔ اس سفر میں مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ، مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب زعیم اعلیٰ، مکرم خلیل احمد تنویر صاحب نائب زعیم اعلیٰ صفِ دوم، مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی، خاکسار (مظفر احمد درانی منتظم تعلیم القرآن)، مکرم ظفر احمد ظفر صاحب منتظم تربیت، مکرم مبشر محمود صاحب ایڈیشنل منتظم تربیت، مکرم طارق سعید صاحب منتظم تعلیم، مکرم محمد رئیس طاہر صاحب منتظم اصلاح و ارشاد، مکرم امین احمد تنویر صاحب منتظم تحریک جدید، مکرم سید حنیف احمد قمر صاحب منتظم اشاعت، مکرم عبد المنان صاحب منتظم ایثار، مکرم ملک اللہ بخش صاحب، مکرم صبغۃ اللہ صاحب، مکرم ناصر احمد شاد صاحب اور مکرم محمد علی صاحب پرائیویٹ ڈرائیور نے شرکت کی۔

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب

خدمت کا سلسلہ ستاون سال پر محیط ہے۔ ان میں بڑا اخلاص اور وفا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

تعارف وخاندانی پس منظر

''مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب...... جو تحریکِ جدید میں آجکل وکیل التعلیم تھے اور پرانے دیرینہ خادمِ سلسلہ تھے۔ 16/مارچ کو 79 سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ آپ 21/جون 1934ء میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب کے گھر میں پیدا ہوئے جو (رفیق) تھے۔ آپ کے دادا بھی (رفیق) تھے۔ آپ کے دادا حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے 313 (رفقاء) میں سے تھے۔ اور 5/جون 1895ء میں اُن کی بیعت تھی۔ تقسیمِ ہند کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر قادیان چلے گئے تھے، درویشان قادیان میں شامل ہوگئے تھے، قادیان میں ہی اُن کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں ہی دفن ہوئے۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کے والد صوفی غلام محمد صاحب کو بھی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔ اور مکرم صوفی صاحب کو بھی واقفِ زندگی کے طور پر مختلف حیثیتوں سے سلسلہ کی بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور استاد بھی رہے، سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تحریکِ جدید رہے۔ ناظر بیت المال خرچ بھی رہے۔ ناظرِ اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ بھی رہے۔ غرض مختلف عہدوں پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ مصلح الدین صاحب کے دادا کا تعلق گجرات سے تھا۔

وقف زندگی

ان کے والدین نے تو پہلے ہی ان کو وقف کے لئے پیش کیا ہوا تھا۔ 18/جون 1949ء کو انہوں نے خود اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ اور ستمبر 1949ء میں میٹرک کے بعد وقف کرنے والے آٹھ واقفین کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ میں انٹرویو کے لئے بلایا، اور خود ہی اُن کے پرچے سیٹ کئے اور خود ہی اُن کا امتحان لیا، انٹرویو لیا۔ اُن میں ایک مبارک مصلح الدین صاحب بھی تھے۔ پھر بعض کو فرمایا کہ کالج میں مزید تعلیم حاصل کریں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں نویں تک آپ پڑھتے تھے۔ پھر چنیوٹ میں جو تعلیم الاسلام ہائی سکول تھا، یہاں سے انہوں نے میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ پھر 1953ء میں تعلیم الاسلام کالج لاہور سے بی ایس سی کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے 1956ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ریاضی میں ایم۔ ایس۔ سی کی اور پھر جیسا کہ یہ وقف تھے، 1956ء کو وکالتِ دیوان میں یہ حاضر ہوئے۔

خدمات سلسلہ

آپ کا پہلا تقرر امانت تحریکِ جدید میں کیا گیا۔ چند ماہ وہاں کام کیا، پھر وکالتِ مال میں تقرر ہوا۔ پھر آپ کو جماعت کا ایک تجارتی ادارہ تھا، ایشو افریقن، وہاں بھجوایا

وقفِ زندگی کے فارم میں اب تو مختلف شرائط بنادی گئی ہیں۔ ہمارے سامنے تو وقفِ زندگی کا جو فارم تھا اُس میں صرف یہی ایک شرط تھی کہ مطالبہ نہیں کرنا۔

گیا، چند سال وہاں رہے۔ 1964ء کے آغاز میں واپس تحریکِ جدید میں آئے اور وکالتِ مال ثانی میں 1972ء تک بطور نائب وکیل المال ثانی رہے اور 1972ء سے 2001ء تک وکیل المال کے طور پر کام کیا۔ اُس کے بعد 2001ء سے آپ وفات تک وکیل التعلیم رہے۔ اور اس کے علاوہ بھی جماعت کی مختلف کمیٹیوں اور بورڈ جو تھے ان کے ممبر رہے۔ مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ کے ممبر بھی تھے۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا سوچ سمجھ کے مشورہ دینے والے اور گہرا علم رکھنے والے، ہر اُس کمیٹی میں جہاں یہ ممبر تھے، ان کی حاضری ایک تو باقاعدہ ہوتی تھی، دوسرے باقاعدہ تحقیق کرکے، علم حاصل کرکے جایا کرتے تھے۔ خلافت سے بھی بے انتہا اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ قرآنِ کریم کے بھی بہت سے حصے آپ کو حفظ تھے۔ تلاوت بڑی اچھی کیا کرتے تھے۔ اکثر شوریٰ کے موقع پر ان کو تلاوت کا موقع ملتا تھا۔ خدمت کا سلسلہ ستاون سال پر محیط ہے۔ ذیلی تنظیموں میں بھی خدام الاحمدیہ وغیرہ میں بڑا لمبا عرصہ کام کیا۔

1964ء میں ان کی شادی ہوئی اور ان کی اہلیہ بھی (رفیق) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ کھارے کے رہنے والے صوبیدار غلام رسول صاحب ان کے والد تھے۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ گھر میں آئے مہمان یا کام کرنے والے اگر سلسلہ کے نظام کے خلاف کبھی کوئی بات کرتے تو اُنہیں سختی سے منع فرماتے اور کبھی سلسلہ کے خلاف بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ لجنہ پاکستان کی نائب صدر ہیں۔ کہتی ہیں

جب لجنہ کے کام کے لئے مجھے دورہ جات کے لئے جانا ہوتا تو کبھی مجھے منع نہیں کیا بلکہ جماعتی کاموں کو ہمیشہ اولیت دیتے رہے اور بعض موقعے ایسے بھی آئے کہا ٹھیک ہے لجنہ کا کام کرو، کھانا بھی خود پکانا پڑا تو پکا لیا۔

میں نے کچھ سال پہلے ان کو بنگلہ دیش کے دورے پر بھجوایا تھا ان کے بیٹے منصور انجم صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں ان کو شدید دل کی تکلیف شروع ہوئی اور سانس بھی رکنے لگ گیا تکلیف بڑی پرانی تقریباً تیس سال سے چل رہی تھی، تو کہتے ہیں میں نے ان کو فون کیا کہ میں بنگلہ دیش آجاتا ہوں، میرا کینیڈا سے آنا آسان ہے۔ جواب دیا کہ نہیں، یہاں خلیفہ وقت نے کہا ہوا ہے اور جماعت پورا خیال رکھ رہی ہے، تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

کوئی بات بھی ہوتی تو وہ خلیفہ وقت سے ضرور پوچھتے۔ ان کے بیٹے حافظ ناصر الدین، یہ حافظ قرآن ہیں لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے پاس مختلف لوگوں کی امانتیں تھیں اور لوگوں کی امانتوں اور چندوں اور وصیتوں کا حساب بھی آپ کے پاس ہوتا تھا جو آپ باقاعدگی سے ادائیگیاں کرتے اور پھر اُن کو اطلاع کرتے تھے۔ مجد الدین صاحب ان کے بیٹے ہیں وہ کہتے ہیں کہ گھر میں کبھی کوئی بات ہوتی، عام معاملات میں بھی بات کررہے ہوتے تو تھوڑی دیر کے بعد یہ آتے اور کہتے کہ میں نے اس بارے میں مشورے کے لئے اور دعا کے لئے خلیفہ وقت کو خط لکھ دیا ہے۔ ہر بات جو تھی وہ پوچھا کرتے تھے، چاہے وہ گھریلو ہو۔ اور کہا کرتے تھے کہ واقفِ زندگی کبھی بھی کسی چیز کا تقاضا نہیں کرتا۔ کہتے ہیں وقفِ زندگی کے فارم میں اب تو مختلف شرائط بنادی گئی ہیں۔ ہمارے سامنے تو وقفِ زندگی کا جو فارم تھا اُس میں

صرف یہی ایک شرط تھی کہ مطالبہ نہیں کرنا۔ اور ان کے بچے کہتے ہیں کبھی ہمیں یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ واقف زندگی ہونے کی وجہ سے ہمیں کسی چیز کی کمی ہو۔ اپنے اوپر تنگی وارد کرکے بھی ہماری ضروریات پوری کر دیا کرتے تھے۔ مصلح الدین صاحب کے والد بھی واقفِ زندگی تھے اور یہ اُن کے اکلوتے بیٹے تھے۔ ان کو بھی انہوں نے وقف کیا اور کبھی بھی کسی قسم کی تنگی کا شکوہ نہیں کیا۔ مصلح الدین صاحب، سات بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی اور بی ٹی تھے۔ اُن کی جب سکول سے ریٹائرمنٹ ہوئی تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا کہ میری ریٹائرمنٹ ہوگئی ہے اور میں تو وقفِ زندگی ہوں۔ حکم کا انتظار کر رہا ہوں، اب میں نے کیا کرنا ہے۔ تو کافی لمبا عرصہ جواب نہیں آیا۔ مصلح الدین صاحب ہوسٹل میں تھے، وہاں وظیفہ ملا کرتا تھا تو اس لئے کہ والد صاحب کے حالات تنگی کے ہوں گے، یہ ہوسٹل چھوڑ کر آ گئے اور اپنی جو وظیفہ کی رقم تھی، وہ گھر کے خرچ کے لئے چلاتے رہے اور وہاں اُس وقت بڑی تنگی سے گزارہ ہوتا رہا، پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

یہ ایک واقعہ لکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ کسی جماعتی کام سے اسلام آباد گیا، تو میرا ایک دوست تھا، اُس کو میں عرصے سے نہیں ملا تھا، اُس کے پاس گیا۔ وہ باتوں میں پوچھنے لگا، آجکل تم نائب وکیل المال بھی ہو، جماعت کے حالات تو اب اچھے ہیں، تمہیں کیا الاؤنس ملتا ہے؟ کتنا ملتا ہے؟ مقصد اُس کے پوچھنے کا یہ تھا کہ اب تمہارا الاؤنس یا تنخواہ جو ہے زیادہ ہونی چاہئے۔ تو کہتے ہیں میں نے اُس کو کہا کہ مجھے جو کچھ ملتا ہے، اُس میں اتنی برکت ہے کہ تم جو گورنمنٹ سروس میں کام کر رہے ہو اور سیکرٹری لیول کے آدمی ہو، تمہیں بھی اُتنی برکت نہیں ہے۔ خیر کہتے ہیں، بحث کے بعد رات کو سو گئے۔ صبح اُٹھ کر تیار ہوئے دفتر جانے کے لئے۔ انہوں نے بھی سیکریٹریٹ میں کسی جماعتی کام میں جانا تھا، جا رہے تھے تو سڑک پر کھڑے ہو کر دوست نے کہا، ٹیکسی لے کر جاتے ہیں، انہوں نے کہا، ٹیکسی کا انتظار کیا کرنا ہے، اُتنی دیر ہم پیدل چلتے ہیں۔ سڑک پر چلتے جا رہے تھے تو ایک بڑی سی گاڑی آ کے رُکی جو فلیگ کار تھی اور جو دوست سرکاری افسر تھا، اُس کو گاڑی والے نے نہیں پوچھا اِن کو کہنے لگا کہ آپ فلاں جگہ سیکریٹریٹ میں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا کہ ہاں مجھے بڑا دل میں خیال آیا کہ آپ وہاں جانا چاہتے ہیں۔ آپ بیٹھیں۔ انہوں نے کہا یہ گاڑی کس کی ہے؟ کہا کہ یہ فلاں جنرل صاحب کی گاڑی ہے اور میں وہاں جا رہا ہوں۔ تو خیر وہاں اندر گئے اور فلیگ کار تھی، گیٹ بھی کھل گیا، کسی نے پوچھا بھی نہیں۔ تو انہوں نے اپنے دوست کو کہا، دیکھو اگر تم ٹیکسی میں جاتے تو پندرہ سولہ روپے تمہارے خرچ ہونے تھے۔ لیکن اس طرح واقفِ زندگی کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے کہ ایک فلیگ کار رُکی۔ نہ میں اس کو جانتا ہوں، نہ وہ مجھے جانتا ہے۔ اُس نے تمہیں نہیں پوچھا بلکہ مجھے پوچھا۔ اور میری وجہ سے اندر دفتر میں بھی چلے گئے۔ گیٹ پر جو نام لکھنا ہوتا تھا، یا بتانا پڑتا تھا، تعارف کرانا پڑنا تھا، وہ بھی نہیں ہوا اور ہم سیدھے اندر چلے گئے۔ تو یہ فضل ہیں جو واقفِ زندگی کے اوپر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ایک مبشر رؤیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں اپنی ایک مبشر رؤیا کا ذکر کیا تھا۔ فرمایا کہ:

”میں نے دیکھا کہ جیسے سیاحوں کی بس ہوتی ہے، ویسی ہی کسی بس میں مَیں اور میرے کچھ ساتھی سفر کرتے ہوئے

ایک دریا کو عبور کرنے والے ہیں۔ اب یہ جو بس کی حالت کا سفر ہے، یہ مجھے یاد نہیں لیکن یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ بس پل کے پاس آ کر نیچے اُس کے دامن میں رُک گئی ہے۔ اور کوئی وجہ ہے کہ وہ بس خود آگے نہیں بڑھ سکتی۔ تو جیسے ایسے موقع پر مسافر اتر کر چہل قدمی شروع کر دیتے ہیں، اس طرح اس بس سے میں اُترا ہوں'' یعنی خلیفۃ المسیح الرابع اترے ہیں'' کچھ اور بھی مسافر اترے ہیں''۔ کہتے ہیں ''لیکن میرے ذہن میں اس وقت اور کوئی نہیں آ رہا مگر یہ اچھی طرح یاد ہے کہ مبارک مصلح الدین صاحب جو ہمارے واقفِ زندگی تحریکِ جدید کے کارکن ہیں، وہ ساتھ ہیں اور جیسے انتظار میں اور کوئی شغل نہ ہو تو انسان کہتا ہے کہ چلیں اب نہا ہی لیتے ہیں''۔ میں اور وہ ہم دونوں دریا میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ''میرے ذہن میں اُس وقت یہ خیال ہے کہ ہم تھوڑا سا تیر کے واپس آ جائیں گے۔ لیکن مبارک مصلح الدین مجھ سے تھوڑے سے، دو ہاتھ آگے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ چلیں اب اسی طرح دریا پار کرتے ہیں۔ تو میرے ذہن میں یہ خیال ہے کہ دریا تو بھرپور بہہ رہا ہے، جیسے دریائے سندھ میں طغیانی کے وقت بہا کرتا ہے، اگرچہ کناروں سے چھلکا نہیں لیکن لبالب ہے اور بہت ہی بھرپور قوت کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پتہ نہیں ہم یہ کر بھی سکیں گے کہ نہیں۔ تو مبارک مصلح الدین کہتے ہیں کہ نہیں ہم کر سکتے ہیں۔ اور میں کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں۔ لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اگرچہ میں کوئی ایسا تیراک نہیں مگر تیراکی کی غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے اور چند ہاتھوں میں بڑے بڑے فاصلے طے ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب میں مڑ کے دیکھتا ہوں تو وہ پچھلا کنارہ بہت دور رہ جاتا ہے اور پھر دو چار ہاتھ لگانے سے ہی وہ باقی دریا بھی عبور ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ہم کنارے لگتے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اگرچہ مبارک مصلح الدین مجھے رؤیا میں اپنے آگے دکھائی دیتے ہیں مگر جب کنارے لگتا ہوں تو پہلے میں لگتا ہوں پھر وہ لگتے ہیں۔ اور اس طرح ہم دوسری طرف پہنچ جاتے ہیں اور پھر یہ جائزہ لے رہے ہیں کہ کس طرح یہاں سے باہر نکل کر دوسری طرف کنارے سے باہر کی عام دنیا میں اُبھریں''۔ تو پھر آپ فرماتے ہیں۔

''یہ رؤیا یہاں ختم ہوگئی اور چونکہ یہ ایک ایسی رؤیا تھی جو عام طور پر دستور کے مطابق انسان کے ذہن میں آتی نہیں، اس لئے رؤیا ختم ہونے کے بعد میرے ذہن پر یہ بڑا بھاری اثر تھا کہ یہ ایک واضح پیغام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کسی نئی منزل فتح کرنے کی خوشخبری دے رہا ہے اور اگرچہ ایک حصہ اس کا ابھی تک مجھ پر واضح نہیں ہوا کہ وہ ساتھی جو ہیں ان کو ہم کیوں پیچھے چھوڑ گئے اور ہم دو کیوں آگے نکل جاتے ہیں لیکن بہرحال ذہن پر یہ تأثر ضرور ہے کہ اس میں کوئی انذار نہیں تھا بلکہ خوشخبری تھی کہ دریا کی موجوں نے اگرچہ بس کو روک دیا ہے لیکن ہمارے سفر کی راہ میں حائل نہیں ہوسکیں''۔

(خطبہ جمعہ 12 جنوری 1990 بحوالہ خطبات طاہر جلد 9 صفحہ 28 تا 30)

تو بہرحال یہ بابرکت رؤیا بھی تھی اس میں یہ بھی ساتھ تھے۔ اُنہوں نے اِن کو دیکھا، ان کے نام کے لحاظ سے بھی مبارک خواب ہے۔ جماعت کی ترقیات بھی اس میں ہیں۔

خود بھی کافی دعاگو، تہجد گزار، نیک تھے۔ غریبوں کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے تھے۔ بلکہ ان کے دفتر کے ایک آدمی نے لکھا کہ میرے سے غریبوں کو ہر سال رمضان میں کچھ راشن وغیرہ جنس وغیرہ دلوایا کرتے تھے اور کسی اور کو پتا نہیں ہوتا تھا۔ ویسے دفتری معاملات میں اصولی آدمی تھے لیکن طبیعت میں انکساری بھی تھی، عاجزی بھی تھی، غریب پروری بھی تھی۔ ان کے بچے اب اللہ کے فضل سے اچھے صاحبِ حیثیت ہیں، کمانے والے ہیں۔ اُن کی جو خدمتِ خلق کی

ان میں بڑا اخلاص اور وفا تھا اور خلافت کے بعد تو پھر اخلاص و وفا ان میں بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔

نیکیاں ہیں انہیں جاری رکھیں۔ ان کی اپنی ایک بیٹی کو ڈاکٹر بنانے کی خواہش تھی لیکن وہ کہتی ہیں جب ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ملنے گئے، تو انہوں نے کہا کہ لڑکیاں ڈاکٹر بن جائیں تو پھر بڑا مسئلہ ہوتا ہے، گھریلو کاموں میں مشکل پڑتی ہے۔ بس اتنی بات کی تھی تو انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔ پھر بعد میں خیر اللہ تعالیٰ نے اُس لڑکی پر اس طرح فضل فرمایا کہ کینیڈا جا کے اُس کو پی ایچ ڈی کر کے ڈاکٹر بننے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ......۔

اِن کا ایک بچہ لکھتا ہے کہ میں نے اچھے نمبر لئے تو مجھے سکالرشپ ملا۔ تو مجھے میرے والد نے کہا کہ یہ سکالرشپ تمہیں ملا ہے، یہ تمہاری محنت کی وجہ سے ملا ہے۔ لیکن تمہاری جو پڑھائی کا خرچہ اور رہن سہن کا خرچہ ہے وہ میں پورا دوں گا۔ یہ تمہاری اپنی فیس ہے۔ اس پر میرا یا تمہارے گھر کا، کسی کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ بچے مطالبے شروع کر دیں کہ ہمارا حق ہو گیا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رقم جس اصل مقصد کے لئے ہو اس پر استعمال ہونی چاہئے۔

نوری صاحب نے لکھا ہے کہ 1985ء سے ان کو دل کی تکلیف تھی اور ایسے حالات آئے کہ لگتا تھا کہ اب زندگی ختم ہوئی، اب ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مختلف موقعوں پر ان کو موت کے منہ سے اس طرح نکالا کہ کہتے ہیں مختلف کانفرنسز میں، سیمینارز میں ان کا کیس مَیں بیان کرتا رہا ہوں اور یہ نشان بتاتا رہا ہوں۔ تو ڈاکٹر ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ تمہارے مریض کے ساتھ یہ معجزہ ہوتا ہے۔ جب بنگلہ دیش گئے ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ اُس وقت بھی مجھے ان کی بڑی فکر تھی کہ خیریت سے واپس آ جائیں کیونکہ میں نے ان کو باوجود اس کے کہ یہ بیمار تھے بھیجا تھا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ انہیں نہ صرف خیریت سے لایا بلکہ کئی سال ان کو زندگی بھی عطا فرمائی۔ اور نہ صرف زندگی بلکہ بڑی فعال زندگی انہوں نے گزاری۔

ان کے ساتھ کام کرنے والے ہمارے مربی سلسلہ ھبۃ الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ یومِ مسیح موعود کے موقع پر 20 مارچ کو جامعہ احمدیہ میں ان کی تقریر تھی تو پرنسپل صاحب جب ملنے آئے۔ پرنسپل صاحب نے بھی یہ لکھا تھا کہ چوہدری صاحب نے اشاروں سے کہا کہ میں نے تقریر تو تیار کی۔ کل میں صبح سات بجے سے بارہ بجے تک بیٹھا تقریر تیار کرتا رہا لیکن اب میں ہسپتال میں ہوں تقریر کر نہیں سکوں گا۔ تو بہر حال ہر چیز کی ان کو بڑی فکر رہتی تھی اور پہلے کام کیا کرتے تھے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ دفتر وکالتِ مال میں تقریباً آٹھ سال کام کیا ہے۔ بہت کچھ ان سے سیکھا۔ ان کی ڈرافٹنگ وغیرہ بھی بڑی اچھی تھی۔ بجٹ کے بنانے میں ان کو بڑا ملکہ تھا اور بعض دفعہ رات گیارہ بارہ بجے تک دفتر میں کام ہوتا تھا لیکن یہ نہیں تھا کہ دوسروں پر چھوڑ دیا کہ کرو اور خود گھر چلے گئے۔ ساری ساری رات ساتھ بیٹھ کے کام کرواتے تھے۔ ان میں بڑا اخلاص اور وفا تھا۔ پہلے میں ان کے ماتحت تھا۔ جب ناظرِ اعلیٰ بنا ہوں تب بھی میں نے دیکھا اطاعت کا جذبہ بے انتہا تھا اور خلافت کے بعد تو پھر اخلاص و وفا ان میں بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی، نسلوں کو بھی خلافت اور جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔"

(خطبہ جمعہ 22/مارچ 2013 بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 12/18/ اپریل 2013ء)

رپورٹ سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیرِ اہتمام خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا گیا اور اس موقع پر یہ اعلان کیا گیا تھا کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے اظہارِ تشکر کے طور پر آئندہ بھی مجلس انصاراللہ پاکستان انصار، خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات کے مابین ایسے مقابلے مقالہ نویسی منعقد کیا کرے گی اور اسی قدر انعامات بھی دیا کرے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس انصاراللہ پاکستان نے سال 2012 میں مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا جس کے عناوین درج ذیل تھے:

مابین انصاراللہ پاکستان

"پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے دائمی اثرات"

مابین خدام الاحمدیہ پاکستان

"خلفائے سلسلہ کی تحریکات"

مابین لجنہ اماء اللہ پاکستان

"پردہ کی اہمیت اور افادیت"

مابین اطفال الاحمدیہ پاکستان

"ایفائے عہد"

مابین ناصرات الاحمدیہ پاکستان

"دینی تعلیم کی اہمیت و برکات"

اس مقابلہ میں کل **458** مقالہ جات موصول ہوئے جس میں

مجلس انصاراللہ = 64 مقالہ جات

مجلس خدام الاحمدیہ = 71 مقالہ جات

لجنہ اماء اللہ 41 = مقالہ جات

ناصرات الاحمدیہ 5 = مقالہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ 277 = مقالہ جات

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مجلس مشاورت 2013 کے موقع پر اوّل، دوم اور سوم آنے والے انصار، خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

مجلس انصاراللہ پاکستان:

اوّل:- مکرم لطف المنان خان صاحب پنجاب سوسائٹی۔ لاہور

سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز + 25,000 روپے نقد انعام

دوم:- مکرم مجید احمد بشیر صاحب ڈیفنس۔ لاہور

سیٹ انوار العلوم + سند امتیاز + 15,000 روپے نقد انعام

سوم:- مکرم رفیق احمد نعیم صاحب دارالرحمت غربی۔ ربوہ

سیٹ تفسیر کبیر و حقائق الفرقان + سند امتیاز + دس ہزار روپے نقد انعام

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1	مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب	واپڈا ٹاؤن لاہور
2	مکرم محمد اسحٰق طاہر صاحب	کوٹ رادھا کشن ضلع قصور
3	مکرم ظفر اللہ خان مبشر صاحب	گلستان جوہر جنوبی کراچی
4	مکرم قمر الدین صاحب	ملتان شرقی
5	مکرم محمد یعقوب صاحب	اورنگی ٹاؤن کراچی
6	مکرم محمد اقبال بسراء صاحب	رچنا ٹاؤن۔ لاہور
7	مکرم عزیز احمد سنوری صاحب	دارالذکر۔ فیصل آباد
8	مکرم بشیر احمد شاہد صاحب	گلشن حدید۔ کراچی
9	مکرم زبیر احمد عمر صاحب	ملتان شرقی
10	مکرم خالد تنویر صاحب	سلطانپورہ۔ لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان:۔

اوّل:- مکرم ناصر احمد طاہر صاحب نصیر آباد سلطان۔ ربوہ

سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز+25,000 روپے نقد انعام

دوم:- مکرم شہود احمد آصف صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی۔ ربوہ

سیٹ انوار العلوم + سند امتیاز+15,000 روپے نقد انعام

سوم:- مکرم عاصم چوہدری صاحب دارالفضل۔ فیصل آباد

سیٹ تفسیر کبیر و حقائق الفرقان + سند امتیاز + دس ہزار روپے نقد انعام

اگلی چھ پوزیشنز اس طرح رہیں:۔

1	مکرم مرزا سفیر احمد صاحب	جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن۔ ربوہ
2	مکرم محمد خالد احمد صاحب	دارالیمن غربی صادق۔ ربوہ
3	مکرم طارق محمود منگلا صاحب	کوارٹرز انصاراللہ ربوہ
4	مکرم طاہر رؤف صاحب	ڈرگ کالونی۔ کراچی
5	مکرم سلیم اختر صاحب	بھاٹی گیٹ۔ لاہور
6	مکرم ارسلان حفیظ صاحب	بھاٹی گیٹ۔ لاہور

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان:۔

اوّل- عزیزم حاشر احمد ابن مکرم ناصر احمد قمر صاحب حاصلپور۔ ضلع بہاولپور

ماڈل ستارہ احمدیت + کتب+ سند امتیاز+15 ہزار روپے نقد انعام

دوم: عزیزم محمد عمیر ابن مکرم عباس احمد باجوہ صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ

ماڈل ستارہ احمدیت + کتب+ سند امتیاز+10 ہزار روپے نقد انعام

سوم: عزیزم عامر شہزاد ابن مکرم منظور احمد صاحب بیوت الحمد ربوہ

ماڈل ستارہ احمدیت + کتب+ سند امتیاز+5 ہزار روپے نقد انعام

لجنہ اماء اللہ پاکستان:

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے لجنہ اماء اللہ اور ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔

اوّل- مکرمہ عابدہ فردوس اہلیہ مکرم ناصر احمد طاہر نصیر آباد سلطان ربوہ

سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز+25,000 روپے نقد انعام

دوم:- مکرمہ امۃ الرحمٰن پراچہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم اسلام آباد جنوبی

سیٹ انوار العلوم + سند امتیاز+15,000 روپے نقد انعام

سوم: مکرمہ فائزہ مہوش اہلیہ مکرم بدرالزمان صاحب رحمان کالونی ربوہ

سیٹ تفسیر کبیر و حقائق الفرقان + سند امتیاز + دس ہزار روپے نقد انعام

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1	مکرمہ طیبہ شمیم صاحبہ	کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ
2	مکرمہ حنا محمود صاحبہ	دارالرحمت شرقی راجیکی۔ ربوہ
3	مکرمہ طاہرہ طارق صاحبہ	کوٹری۔ ضلع حیدرآباد
4	مکرمہ امۃ الناصر رابعہ صاحبہ	دارالصدر شرقی الف ربوہ
5	مکرمہ عطیہ عاطف صاحبہ	دارالرحمت غربی۔ ربوہ
6	مکرمہ نزہت شہزاد صاحبہ	محمود آباد۔ کراچی
7	مکرمہ ناصرہ ایوب صاحبہ	دارالیمن شرقی صادق ربوہ
8	مکرمہ لبنیٰ نسیم صاحبہ	دارالرحمت شرقی الف ربوہ
9	مکرمہ امۃ الحلیم صاحبہ	دارالشکر جنوبی۔ ربوہ
10	مکرمہ فرحت گلشن صاحبہ	دارالیمن شرقی صادق ربوہ

ناصرات الاحمدیہ پاکستان:

اوّل: عزیزہ ملاحت شریف بنت ڈاکٹر نصیر احمد شریف 16ML ضلع میانوالی

ماڈل ستارہ احمدیت + کتب+ سند امتیاز+15 ہزار روپے نقد انعام

دوم:- عزیزہ عدیلہ راشد بنت فضل احمد راشد صاحب گلشن جامی کراچی

ماڈل ستارہ احمدیت + کتب+ سند امتیاز+10 ہزار روپے نقد انعام

سوم: عزیزہ ندا صنم بنت محمد سلیم صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ

ماڈل ستارہ احمدیت + کتب+ سند امتیاز+5 ہزار روپے نقد انعام

OOOOO

خدا کرے

’’خدا کرے کہ کسی احمدی کی نماز بھی بے خبری کی نماز نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والی نماز نہ ہو۔ بلکہ اس کے انعاموں کو حاصل کرنے والی نماز ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2004)

ریفریشر کورس زیر اہتمام قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان

قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر انتظام نائب ناظمین تربیت علاقہ جات و اضلاع کا دوروزہ سالانہ ریفریشر کورس 21,20 ر اپریل 2013ء کو ایوانِ ناصر ربوہ میں منعقد ہوا۔ پہلے روز مکرم محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے عہدیداران کو شعبہ تربیت کی اہمیت کے بارہ میں بتایا۔ آپ کے بعد مکرم مظفر احمد درانی صاحب نائب قائد تربیت نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف موضوعات پر شائع شدہ جماعتی کتب و لٹریچر کا تعارف کروایا۔ اس موقعہ پر سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ و مفتی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت ﷺ اپنی عائلی زندگی میں کیسے تھے؟ آنحضرت ﷺ کی ایک سے زائد شادیوں پر مخالفین کے اعتراضات، دین حق نے آنحضرت ﷺ کو چار سے زائد شادیوں کی اجازت کیوں دی؟ وغیرہ کے سوالات کے مؤثر جوابات دیئے۔ شعبہ تربیت کے تحت MTA ورکشاپ کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس میں کتابیں، ڈش انٹینا، ٹیلیویژن، رسیور اور ایل این بی وغیرہ رکھی گئیں اور مکرم بشارت احمد صاحب ڈش ماسٹر نے سیٹلائٹ سے تعارف، فریکونسی، پوزیشن، سمبل ریٹ اور ڈگری وغیرہ کے بارہ میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن مکرم قمر احمد کوثر صاحب نائب قائد تربیت نے سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء پڑھ کر سنائیں۔ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شوریٰ کی تجاویز پر خطاب کیا جس میں آپ نے سورۃ کہف میں بیان پیشگوئیوں کے پورا ہونے اور عہدیداران کو آپس میں تعلقات بہتر بنانے اور ماتحت عہدیداران سے پیار محبت کا سلوک کرنے کے بارہ میں نصائح کیں۔ پھر مکرم مبشر احمد محمود صاحب نے نماز کی حرکات و سکنات کی روحانی تشریح بیان کی۔ تمام نمائندگان نے سٹیج پر آکر باری باری اپنے ضلع کا تعارف اور کام کرنے کے طریق کے بارہ میں آگاہی دی۔

اس موقعہ پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے اپنے خطاب میں عہدیداران کو اپنے اپنے اضلاع میں نفلی روزہ رکھنے، نوافل کی ادائیگی، خطبہ جمعہ پر حاضری اور اضافہ، نمازوں پر حاضری، سیرت النبی ﷺ کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ، گھروں میں سیرت النبی ﷺ کا درس وغیرہ پر خود بھی عمل کرنا اور تمام انصار تک ان باتوں کو پہنچانے کے بارہ میں خطاب کیا۔ آخر پر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ و نائب صدر دوم نے خطاب کیا جنہوں نے عہدیداران کو خلیفۂ وقت کی اطاعت، نمازوں کی ادائیگی اور بدرسومات کو ترک کرنے کے بارہ میں پُر تاثیر نصائح کیں۔ اس ریفریشر کورس میں 10 علاقہ جات اور 32 اضلاع کے عہدیداران کے علاوہ مجلس دارالنور فیصل آباد کے زعیم اعلیٰ مکرم مسرور احمد طاہر صاحب بھی شامل ہوئے۔ بفضلہ تعالیٰ ریفریشر کورس نہایت کامیاب رہا۔

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

(بقیہ از صفحہ 5)

کہ اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آ گئی اور ہم ایک گمراہ قوم تھے۔ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ۔ (سورۃ المؤمنون:108) اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال لے، یعنی اس دوزخ سے، جہنم سے ہمیں نکال دے۔ پس اگر ہم پھر ایسا کریں تو یقیناً ہم ظلم کرنے والے ہوں گے۔ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۔ وہ کہے گا، اسی میں تم واپس لوٹ جاؤ۔ وہیں رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ یقیناً میرے بندوں میں سے ایک ایسا فریق بھی تھا جو کہا کرتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۔ پس تم نے اُنہیں تمسخر کا نشانہ بنالیا، یہاں تک کہ اُنہوں نے تمہیں میری یاد سے غافل کر دیا۔ اور تم اُن سے ٹھٹھا کرتے رہے۔

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ یقیناً آج میں نے اُن کو اُس کی جو وہ صبر کیا کرتے تھے یہ جزا دی ہے کہ یقیناً وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

پس یہ دشمنی کرنے والوں کا، زندگی کے فیشن سے دور جا پڑنے والوں کا انجام ہے کہ جب اگلے جہان میں جا کر ان پر حقیقت واضح ہو گی تو پھر کہیں گے کہ ہماری بدبختی ہمیں گھیر کر یہاں تک لے آئی ہے۔ پس اے اللہ! ہمیں ایک دفعہ لوٹا دے۔ ہم کبھی نافرمانی نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ظلم کرنے والے ہوں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ میرا قانون نہیں ہے۔ اب اپنے کئے کی سزا بھگتو۔ میرے سامنے سے دور ہو جاؤ اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے۔ اسی میں داخل ہو جاؤ۔ اب میں تمہاری کوئی بات، کوئی چیخ و پکار نہیں سنوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو چیخ و پکار یا باتیں سننی تھیں وہ اس دنیا میں اُن کی سنتا ہے جو نیکیوں کا عمل ہے، نہ کہ ان لوگوں کی جو یہاں ظلم کرنے کے بعد اگلے جہان میں جا کے (چیخ و پکار) کریں۔"

(خطبہ جمعہ 15/ مارچ 2013ء از الفضل انٹرنیشنل 05 تا 11/ اپریل 2013ء)

Editor: Ahmad Tahir Mirza
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

Monthly
Ansarullah
C. Nagar

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magzaine@ansarullahpk.org

Hijrat 1392, May 2013

خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کیلئے ہر احمدی اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا، نہ ہمارا اعتقاد انقلابی تبدیلیاں لائے گا بلکہ ہمارے عمل ہیں جو انقلاب لائیں گے انشاءاللہ۔ اور سب سے بڑھ کر ہماری دعائیں ہیں جو جب اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا تو دنیا میں ایک انقلاب برپا ہوگا اور دعائیں کرنے کا بہترین ذریعہ نمازیں ہی ہیں۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے اور جب مجموعی طور پر تمام دنیا کے رہنے والے احمدیوں کا رُخ ایک طرف ہوگا تو یہ دعاؤں کے دھارے ایک انقلاب لانے کا باعث بنیں گے۔

پس خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کیلئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تاکہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔ پس ہر احمدی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے اور اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی اولاد کی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دے تاکہ ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی جذب کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم بھی نمازوں کا حق ادا کرتے ہوئے اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے، اُن پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور:57) اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے رحم حاصل کرنے والا بننا ہے تو اپنی نمازوں کی حفاظت اور اُس کے قیام کی بھی کوشش کرنی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار مختلف رنگ میں اپنے ماننے والوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ جہاں ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں، خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لے کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بھی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو، آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو‘‘۔ فرمایا: ’’یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا‘‘۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

(خطبہ جمعہ 22 جون 2012ء از الفضل انٹرنیشنل 13 تا 19 جولائی 2012ء)